ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور

نگرانِ اعلیٰ
مولانا مفتی محمود

18
ک
113

رفقاءِ محترم !

میں مجرموں کے اس
کٹہرے میں محسوس کرتا ہوں کہ
بادشاہوں کے لیے قابلِ رشک ہوں۔ اُن کو
اپنی خوابگاہِ عیش میں وہ خوشی و راحت
کہاں نصیب جس سے میرے بدن کا ایک
ایک ریشہ معمور ہو رہا ہے۔
کاش غافل اور نفس پرست انسان
اُسکی ایک جھلک بھی دیکھ پائے۔
اگر ایسا ہوتا تو میں سچ کہتا ہوں کہ لوگ
اس جگہ کے لیے دعائیں مانگتے۔

مولانا ابوالکلام آزادؒ

قافلہ سالار ہے

بادہ توحید سے سرشار ہے
ہر عرب، ہر حکمراں بیدار ہے
سامراجی لرزہ بر اندام ہیں
جانگسل سادات کی للکار ہے
جانتے ہیں اسرائیلی "سورما"
اک مدبّر قافلہ سالار ہے
مضطرب ہے، آج پھر ناصر کی رُوح
آج پھر دیدہ وری درکار ہے
پھر شرارت پہ ہیں آمادہ یہود
مُتّحد پھر ملّتِ کفّار ہے
پھر تُلا ہے دھمکیوں پہ سامراج
پھر کسی کا امتحاں درکار ہے
امن کا جھوٹا پُجاری اِن دنوں
امن کی ہر بات سے بیزار ہے
خواجۂ گیہاں کے دیوانو! اُٹھو!
سرکشی پھر درپئے آزار ہے
اے محمدؐ کے فِداکارو! بڑھو!
ہر طرف سے کُفر کی یلغار ہے
مسجدِ اقصیٰ کی حُرمت کے لیے
سر کٹانا سُنّتِ اخیار ہے
کام لو پھر حکمتِ صدّیقؓ سے
خودسری پہ لشکرِ اشرار ہے
جذبۂ فارُوقِ اعظمؓ چاہیے
قیصریّت برسرِ پیکار ہے

دل ہلا دو نعرۂ تکبیر سے
دوستو! یہ شیوۂ ابرار ہے

اکرام القادری

ہفت روزہ ترجمان اسلام

جلد نمبر ۱۸ شمارہ نمبر ۵

جمعہ ۳۱ جنوری ۱۹۷۵ء ، ۱۸ محرم الحرام

سرپرست

مولانا عبید اللہ انور

رئیس الادارہ

اکرام القادری

مجلسِ ادارت

ڈاکٹر احمد حسین کمال
مولانا سعید احمد رائے پوری
سیّد مطلوب علی زیدی
عُمیر الہاشمی

بدلِ اشتراک

سالانہ ــــ ۳۸ رُوپے
ششماہی ــــ ۱۹ رُوپے
سہ ماہی ــــ ۹/۵۰

فی پرچہ

۷۵ پیسے ،

پریمیر پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ سے شائع کیا

اداریہ

اکرام القادری

سیاسی جماعتوں کی نشوونما

ایک استقبالیہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر قانون و پارلیمانی امور محترم ملک معراج خالد نے جو عجیب و غریب باتیں کہیں وہ قابل غور بھی ہیں اور حیرت زا بھی۔

ملک صاحب نے سیاسی جماعتوں کی نشوونما پر زور دیا تاکہ ملکی آئین کو کامیاب بنایا جا سکے، اور جمہوریت کو فروغ ہو۔ ملک صاحب نے کہا: "باشعور عناصر اور دانشوروں کا فرض ہے کہ وہ جمہوری عمل کی ترقی اور پارلیمانی نظام کو کامیاب بنانے میں مدد دیں۔ آپ نے سیاسی جماعتوں کو آئینی حدود کے اندر رہنے کی تلقین اور غیر آئینی سرگرمیوں سے اجتناب کا مشورہ دیا اور منتخبہ نمائندوں پر "جو برسرِاقتدار ہیں" کیچڑ اچھالنے سے منع فرمایا"

ہم نہایت ہی ادب سے ملک صاحب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ کیا وہ وضاحت فرمائیں گے کہ وہ کونسا عنصر ہے جو سیاسی جماعتوں کی نشوونما میں رکاوٹ بنا ہوا ہے؟ ملکی آئین کو کامیاب بنانے اور جمہوریت کو فروغ دینے کی راہ میں کون سدِ سکندری ہے؟ وہ کون سے "باشعور" اور "دانشور" عناصر ہیں جو جمہوری عمل کی ترقی اور پارلیمانی نظام کی کامیابی میں مزاحم ہیں؟ کیا محترم ملک صاحب ان سیاسی جماعتوں کی نشاندہی فرمانے کی زحمت گوارہ فرمائیں گے جو آئینی حدود کو پھاند کر غیر آئینی سرگرمیوں میں مبتلا ہیں؟ منتخبہ نمائندوں پر کیچڑ اچھالنے سے ان کی کیا مراد ہے؟ خصوصاً "برسرِاقتدار" منتخبہ نمائندوں پر۔ کیا ملک صاحب کے نزدیک "غیر برسرِاقتدار" منتخبہ نمائندوں پر کیچڑ اچھالنا جائز ہے؟

ہم یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتے کہ حکمران پارٹی کی نیّا کے کھیون ہار زبان و بیان کی حد تک جن امور سے باز رہنے کی تلقین اور احتراز کا مشورہ دیتے رہتے ہیں عملاً ان ہی امور کے مرتکب ہوتے ہیں۔ جب ضابطۂ اخلاق کا درس دوسروں کو دیا جاتا ہے خود اس کی خلاف ورزی ان کا روز مرہ ہے۔ عوامی حکومت کا تین سالہ دورِ اقتدار اس کے قول و عمل کے تضاد کا ایسا مُرقّع ہے جو کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جمہُوریّت کی جو درگت ان معلّمینِ اخلاق کے ہاتھوں بنی شاہد و بائد۔ بلوچستان میں انہوں نے جمہوریت کو پامال کیا، سرحد میں انہوں نے جمہوریت کو رگیدا۔ پنجاب اور سندھ میں جمہوریت کی جو مدارات ہوئی اور ہو رہی ہے، وہ انہی "باشعور دانشورانِ" قوم کا حصہ ہے۔ حزبِ مخالف کا وہ کونسا جلسہ ہے جسے جمہوریت کی مدد سے "کامیاب" نہ بنایا گیا ہو۔ ملک صاحب کو شاید معلوم نہیں کہ سیکورٹی فورس اور پولیس دو ایسے "باشعور اور دانشور" عناصر ہیں جو جمہوریت کو فروغ دینے کے لیے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔

کیا ملک معراج خالد ان دنوں ملک سے باہر تھے یا صاحب فراش، جب وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے شعور اور دانشوری کا ثبوت بہم پہونچاتے ہوئے مولانا مفتی محمود اور دیگر سیاسی رہنماؤں کو واشگاف گالیاں دے رہے تھے۔ ملک صاحب کو ملتان کا وہ جلسہ تو یقیناً یاد ہو گا جس میں وزیر اعظم بھٹو نے علما

باقی صـ ۱۲

بلوچستان کی ڈائری

بلوچستان میں امن ؟

تبسم ہاشمی
کے قلم سے

بلوچستان میں نمائندہ حکومت کی جبراً برطرفی کے بعد آج تک بلوچستان میں امن قائم نہ ہو سکا اور بہت سے دلائل کے علاوہ اس سلسلے کی ایک سب سے ٹھوس دلیل یہ ہے کہ اگر بلوچستان میں عوامی حکومت کے دعوؤں کے مطابق امن قائم و بحال ہو جاتا تو حکومت ایک دن کے لیے بھی بلوچستان میں فوج کا وجود برداشت نہ کرتی۔ کیونکہ پاکستان ایسا غریب اور ترقی پذیر ملک ایک کروڑ روپیہ روزانہ کا خرچ برداشت کرنے کا متحمل نہیں۔ گزشتہ دنوں بلوچستان کی موجودہ حکومت کے سربراہ جناب جام صاحب لس بیلہ بڑے طمطراق سے بیانات دیتے رہے ہیں کہ بلوچستان میں ”امن کا کوئی مسئلہ نہیں“ حالات مکمل طور پر معمول پر آ گئے ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ اس لیے اس سلسلے میں ہم چند واقعات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس سے پاکستانی عوام اندازہ کر سکیں گے کہ محترم جام صاحب کس حد تک اپنے دعوؤں میں سچے ہیں۔

۱۔ گزشتہ ماہ کی ۲۹ تاریخ کو جام صاحب وزیر اعلیٰ بلوچستان اپنے طوفانی دورے کے سلسلے میں تحصیل بھاگ ضلع کچھی سے ہو کر جا رہے تھے۔ جب وہ ورنجن اور بی بی نانی کے مقامات سے گزرے تو ان پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی۔ زبان زدِ عام ہے کہ فائرنگ سے متعدد سیکورٹی فورس والے ہلاک یا زخمی ہوئے۔ موٹروں پر گولیوں کے نشانات موجود ہیں۔

شرپسند روپوش ہو گئے۔ مگر پولیس نے دو بے گناہ افراد کو گرفتار کرنے کی کوشش کی نتیجۃً ایک بے گناہ شخص نے پولیس کی دردناک اذیتوں کے خوف سے اپنے آپ کو گولی مار کر ہلاک کر لیا۔ اس شخص نے ذلت کی زندگی پر خودکشی کو ترجیح دی۔ دوسرا شخص جس کا نام دوست علی بتایا جاتا ہے گرفتار کر لیا گیا۔ عوامی حکومت کے سورماؤں نے دوست علی کو ایسی دلدوز اذیتیں دیں کہ جن کی تاب نہ لا کر دوست علی نے دم توڑ دیا۔ یہ بات عام ہے کہ بے گناہ دوست علی کے تمام جسم پر نیلے نیلے نشان پائے جاتے ہیں، خصوصاً چہرے اور سر پر۔

۲۔ علاقہ جوہان گزگ کے مقام پر فوجی کارروائی سے گاؤں کے گاؤں تباہ و برباد کر دیئے گئے اور جس کسی غریب نے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنے کے لیے کچھ تھوڑا بہت غلّہ رکھا ہوا تھا۔ وہ سب نذرِ آتش کر دیا گیا۔

۳۔ علاقہ مری اور بگٹی میں بندروں سے فوجیوں کا کام لیا جا رہا ہے۔ یہ بندر کسی غیر ملک سے برآمد کیے گئے ہیں۔ جو باقاعدہ تربیت یافتہ ہیں۔ یہ بندر جہاں رات کو آگ کا شعلہ یا چنگاری دیکھتے ہیں۔ وہیں پر دستی بم پھینکتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں بہت سے بے گناہ بوڑھے بچے اور عورتیں ہلاک یا زخمی ہو جاتے ہیں۔

۴۔ سینکڑوں کی تعداد میں بلوچی افغانستان جا رہے ہیں۔ ان لوگوں کے بلوچستان چھوڑ کر افغانستان جانے کی واحد وجہ وہ خوف و ہراس ہے جو فوجی کارروائیوں کی وجہ سے عام پھیلا ہوا ہے سنا ہے کہ بلوچستان میں ان پناہ گزینوں کے لیے افغان حکومت نے دو جگہ کیمپ کھولے ہوئے ہیں۔ ایک کیمپ علاقہ شوراوک میں اور دوسرا جلال آباد میں۔

ان حالات و واقعات سے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بلوچستان میں امن و امان کی صورتحال کیا ہے ۔؟

اور حکومت اپنے کھوکھلے دعوؤں میں کس حد تک سچی ہے۔

آپ ہی اپنے خود طرزِ عمل کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

پیپلز پارٹی کی حکومت اگر آج دیانت داری سے بلوچستان کے سیاسی حل کی طرف متوجہ ہو تو یہ مسئلہ آسانی سے حل ہو سکتا ہے۔ اس مسئلہ کا واحد حل ہمارے نزدیک سیاسی حل ہے۔ حکومت بھی اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ گولی اور گن سے مسائل حل ہونے کی بجائے مزید الجھ جاتے ہیں۔

مرسلہ: احمد حسین کمال

مشرق و مغرب کی سیاست

تیل پیدا کرنے والے عرب ملکوں کے خلاف امریکہ کی دھمکی

امریکی وزیر خارجہ (ڈاکٹر کیسنجر) اور امریکی صدر (مسٹر فورڈ) دونوں نے ہی واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر امریکہ کی معیشت تباہ ہونے لگتی ہے تو وہ اسے بچانے کے لیے تیل کے چشموں پر جو عرب دنیا میں واقع ہیں۔ فوج کے ذریعہ قبضہ کرنے میں تامل نہیں کریں گے۔

امریکہ کے صدر اور وزیر خارجہ کا اعلان، اقوام مشرق اور عرب دنیا کے لیے نیا اور حیرت انگیز نہیں ہے۔

یورپ کی سامراجی طاقتیں، کم و بیش تین صدیوں سے، فوجی اور سیاسی طاقت کے بل پر، مشرقی قوموں کی لوٹ کھسوٹ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

ایشیا، اور افریقہ میں امریکہ کے چھوٹے اور بڑے بالواسطہ اور بلاواسطہ دو سو کے قریب فوجی اڈے ہیں۔ جن میں سے چالیس فوجی اڈے تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کے گرد و پیش واقع ہیں۔

امریکہ کا چھٹا اور ساتواں بحری بیڑہ ایشیائی ملکوں اور عرب دنیا کے ساحلوں کے ارد گرد سمندر میں ہر وقت گردش کرتا رہتا ہے۔

کوریا اور ویت نام کے معاملات میں امریکہ کی براہِ راست فوجی مداخلت سے ساری دنیا واقف ہے۔

حقائق کے اسی پیشِ منظر اور پس منظر میں، امریکی صدر اور وزیر خارجہ کا مذکورہ بالا اعلان، محض ایک کھلا اور برملا اعتراف ہے۔ جس سے اب تک امریکہ اور اس کے حلیف بظاہر پہلوتہی برتتے رہتے تھے۔

گزشتہ کئی صدیوں کے ہی نہیں بلکہ اسی صدی کے حالات ہی گواہ ہیں کہ، مغربی طاقتیں جب بھی معیشتی بحران میں مبتلا ہوئیں انھوں نے اس کا مداوا جنگ کے شعلے بھڑکا کر کیا۔

اور اسی صدی میں دوبارہ پوری دنیا کو جنگ کی بھٹی میں جھونکا۔

تاہم واقعات اور تاریخ اس بات کی بھی شاہد ہیں کہ۔ اس کے باوجود مغرب کی سرمایہ دار قوتیں، اپنی معیشت کو بار بار رونما ہونے والے بحرانوں کے خطرہ سے ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکی ہیں۔

اور یہ بحران ہر مرتبہ زیادہ شدت کے ساتھ رونما ہوئے ہیں۔ یہ ہنوز جاری ہے اور جاری رہے گا۔

تیل پیدا کرنے والے ممالک زرعی اور صنعتی اعتبار سے ہرگز اس پوزیشن میں نہیں ہیں کہ وہ تیل کی ترسیل بند کر دیں ایران سے لیبیا اور الجزائر تک تمام چھوٹے بڑے تیل پیدا کرنے والے ممالک، اپنی تمام معیشتی ضروریات پورا کرنے کے لیے، تیل نکالنے اور فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔

اس کے علاوہ تیل کی قیمتوں میں جو کچھ اضافہ اب تک ہوا ہے۔ وہ ہرگز اتنا زیادہ نہیں ہے، جس سے کسی بھی ملک کی معیشت تباہ ہو۔

اندازہ کیجئے کہ تیل کی قیمتوں میں اضافہ سے پہلے، ایک ٹن تیل پر تیل کمپنیاں تمام اخراجات دفع کر کے ۶۰ ساٹھ ڈالر منافع حاصل کرتی تھی۔

جبکہ تیل برآمد کرنے والے ملکوں کو صرف ۱۷، ڈالر فی ٹن تیل کی رائیلٹی ملتی ہے

ابھی تک تیل کی قیمتوں میں جتنا اضافہ ہوا ہے، اس سے تیل کمپنیوں کے منافع کی شرح تو ضرور کم ہوئی ہے، اور وہ نسبت نہیں رہی ہے۔ جو ۶۰ ساٹھ ڈالر اور ۱۷ ڈالر کے درمیان ہیں۔ لیکن کسی بھی تیل کمپنی کو نقصان ہوا ہے۔

بلکہ ان تیل کمپنیوں نے، قیمتوں کا تمام اضافہ، صارفین کی طرف منتقل کر دیا ہے۔

اس کے برعکس، امریکہ اور یورپ کے سرمایہ داروں نے اپنی مصنوعات اور پیداوار کی قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری رکھا ہے

(باقی صـ [illegible] پر)

مکۃ المکرمہ کی ڈائری

نمائندہ خصوصی السعودیۃ العربیہ

ایک روح پرور تقریب

مولانا محمد یوسف بنوری اور مولانا منظور احمد چنیوٹی کے اعزاز میں عشائیہ

حج کے موقعہ پر مرکزِ اسلام مکۃ المکرمہ میں مقیم پاکستانی شہریوں کی طرف سے سرگرم سماجی شخصیّت جناب فضل الحق صاحب نے منتزۃ العزیزیہ کے سبزہ زار پر اینٹی قادیانی تحریک کی کامیابی کی خوشی میں قائدِ تحریک صدر مجلسِ عمل تحفّظ ختم نبوّت مولانا السیّد محمد یوسف صاحب بنوری اور فاتح ربوہ مولانا محمد منظور احمد چنیوٹی کے اعزاز میں پُرتکلّف عشائیہ دیا۔

مکۃ المکرمہ میں مقیم تمام مقتدر پاکستانیوں کے علاوہ علامہ خالد محمود صاحب برمنگھم، مولانا سعید احمد رائپوری، محترم جناب محمد اسلوب صاحب قریشی صدر جمعیۃ طلباءِ اسلام پاکستان۔ جناب حمزہ سابق ایم۔ پی۔ اے پنجاب پاکستان اور جناب مولانا محمد مکّی صاحب نے اس روح پرور ایمان افروز تقریب میں شرکت کی۔

مولانا محمد یوسف صاحب بنوری، مولانا منظور احمد چنیوٹی، علامہ خالد محمود۔ جناب حمزہ اور جناب مولانا محمد مکّی صاحب نے خطاب فرمایا۔

محترم حمزہ صاحب نے فرمایا!

مسلمانوں کو شکست اور ناکامی کا سامنا صرف اس وقت ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھامنے کی بجائے اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ اللہ کی نصرت کے ساتھ ساتھ عوام کی قوّتِ فیصلہ اصل طاقت ہے۔ جس نے پاکستان کی حکومت کو اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ کہ وہ قادیانیوں کو اقلیّت قرار دے۔ حمزہ صاحب نے کہا! کہ یہ صرف عوام کی فتح ہے۔ جنھوں نے زبردست ڈسپلن اور اتحاد کا مظاہرہ کرکے پاکستانی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی کی کوششوں کو سراہا گیا جو انھوں نے تحریک کے دِنوں سرگرم عمل رہ کر کیں۔ مولانا چنیوٹی غیر ملکی محاز پر سفاتی اثر و رسوخ۔ اسلامی مملکتوں کی تائید اور تحریک کے ساتھ تعاون حاصل کرنے میں سرگرم رہے۔

تحریک شروع ہونے سے قبل گزشتہ سال مکۃ المکرمہ میں رابطۂ عالم اسلامی کے اجتماع میں قادیانیوں کے خلاف تمام مسلم ممالک کے نمائندوں نے مشترکہ اور متفقّہ طور پر جو، قرارداد منظور کی تھی۔ اس قرارداد کو پیش کرنے کی تحریک اور ترتیب میں مولانا برابر شریک رہے۔ آپ نے قادیانیّت کی نقاب کشائی میں بہترین خدمات انجام دیں۔

اخبار "دعوۃ" ریاض کے الفاظ میں "دنیائے اسلام میں مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی قادیانیوں اور مرتدینِ اسلام کے خلاف ننگی تلوار کی حیثیت رکھتے ہیں اور اسی سے متعارف ہیں۔"

مولانا منظور احمد صاحب نے ان تمام احباب کا شکریہ ادا کیا۔ جنھوں نے تحریک کے سلسلے کی کوششوں میں ان سے تعاون کیا تھا۔

قائدِ تحریک مولانا محمد یوسف بنوری نے تحریک کے دِنوں کی مختصر روداد بیان فرمائی۔

آپ نے فرمایا!

تحریک کی کامیابی اللہ تعالےٰ کی غیبی نصرت اور مدد سے ہوئی۔ مسلمانوں نے اپنے زبردست اتحاد کا مظاہرہ کرکے اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کو حاصل کرلیا

آپ نے فرمایا!

ہمیں اس کامیابی پر غرور اور تکبّر نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتے ہوئے اس کی مدد مانگنی چاہیئے۔ کیونکہ بسا اوقات ایسا ہوا ہے کہ مسلمان جب بھی کسی کامیابی پر مغرور ہوئے اور تعلق باللہ جاتا رہا۔ کامیابی شکست میں بدل گئی۔

تحریک تحفّظ ختم نبوّت کی کامیابی کے بعد بھی اگر مسلمان اتحاد کی برکتوں کے قائل نہ ہوں تو اس سے بڑی بدنصیبی کیا ہو سکتی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا! ہمیں حکومت کے فیصلے کی تنفیذ تک تحریک جاری رکھنی ہے۔

آپ نے سعودی عرب کے فرماں روا شاہ فیصل کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

حق نواز خلیل پشاور

دنیا کا طویل ترین زلزلہ

کہتے ہیں زمین کے نیچے ایک بیل ہے، جس نے ساری کی ساری زمین کو اپنے ایک سینگ پر اٹھائے رکھا ہے۔ جب وہ تھک جاتا ہے تو ایک جھٹکے کے ساتھ زمین کو اپنی دوسری سینگ پر تھام لیتا ہے اور اہل زمین زلزلہ سے دوچار ہو جاتے ہیں" یہ کہانی خدا جانے کیسے اور کب وجود میں آئی لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ، امریکہ کے ریڈ انڈین روما کی قدیم کہانیاں، آسٹریلیا کے دیہاتی — بھارت کی قدیم روایات۔ اور جاپان کے قدیم شہری دو سینگوں والے بیل اور اس کے جھٹکے کی کہانی تقریباً ایک ہی انداز میں سینہ بہ سینہ منتقل کراتے رہے ہیں۔

سائنس کا دور آیا۔ آتش فشانوں سے اُبلنے والے لاوے نے زمین کی اندرونی حدّت کو زلزلے کا ذریعہ قرار دیا۔ اور یوں کتنے ہی خوابیدہ آتش فشانوں نے انگڑائی لے کر اپنے قریب و جوار میں رہنے والی مخلوق کو موت اور مصیبت سے دوچار کیا ہے۔

پٹن کے خوابیدہ دیو نے بھی یوں پہلو بدلا اور دس پندرہ ہزار افراد کو موت کی خاموش وادی میں اتار دیا۔ اور خدا جانے کتنے مجروح بے یار و مددگار پہاڑوں کی بوجھل تنہائیوں میں موت کے منتظر ہوں گے۔

۲۸ دسمبر کی شام عید کی تیسری شام تھی۔ بڑے بوڑھے مسجدوں میں جمع ہو رہے تھے۔ بچوں نے چولہوں کے گرد جمع ہونا شروع کیا تھا۔ گھر والیاں بچوں کو کھلانے میں مصروف تھیں۔ حجرے دوست احباب کے حلقوں سے آباد۔ ایک گھمبر کڑک کے ساتھ ہی زمین جھولنے لگی۔ پانچ منٹ کے اس جھٹکے نے ایک قیامت برپا کر دی۔ بلند و بالا مکانات آن واحد میں زمین بوس ہو گئے۔ زمین جگہ جگہ سے پھٹ کر لوگوں کو نگلنے لگی۔ ۵ بجکر ۱۰ منٹ سے پانچ پندرہ تک زلزلے کا پہلا ریلا رہا جس نے اندازاً وادی کے دس دیہات کو ویران کر دیا۔ انسانوں کی اس بربادی پر پرندے اور چوپائے بھی متوحش ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ان دس دیہاتوں میں موت کا سکوت طاری تھا یا کسی مجروح کی آہ و پکار کی آواز تھی۔ کچھ قرار آیا مجھے کچھ لوگوں نے ہوش و حواس پا کر اپنے اِردگرد کا جائزہ لیا اور اپنے عزیز و اقارب کی تلاش میں لگ گئے۔

اسی رات بارہ بجکر بیس منٹ پر ایک اور شدید جھٹکا آیا، جو پانچ منٹ تک رہا ۱۲ بجکر ۵۵ منٹ پر مزید ایک جھٹکا آیا جو ۱ بجکر ۵ منٹ تک رہا۔

۲ بجکر ۲۵ منٹ پر مزید ایک اور جھٹکا آیا، جو ۲ بجکر ۳۵ منٹ تک رہا۔ ۳ بجکر ۵۵ منٹ پر ایک اور شدید جھٹکا آیا جو ۴ بجکر ۵ منٹ تک رہا۔ اور یوں صبح چھ بجے مزید ایک جھٹکا آیا اور شدید آیا۔

یوں اس قیامت والی رات نے، پٹن دبیر۔ تنگر کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ جس میں صرف پٹن کی آبادی چار پانچ ہزار کے قریب تھی دبیر کی ڈیڑھ دو ہزار۔ جاجل (جو مکمل طور پر تباہ ہوا) کی آبادی چار ہزار کے قریب بتائی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں پالس، جبہ، تیلوس، کگاہ رباط اور باشتو نامی گاؤں تباہ ہو گئے۔ اور پھر اسی رات میں اس علاقہ میں ۳۲ زلزلے ریکارڈ کیے گئے ہیں اور ۲۸ دسمبر سے ایک ہفتہ تک اندازاً ۱۲۰۰ جھٹکے ریکارڈ کیے گئے۔

ناقابل بیان بربادی، جس میں بعض دیہات پورے زمین میں دھنس گئے ہیں۔ بعض چھوٹی آبادیاں جو ۴۰ سے ۲۰۰ افراد تک تھیں کسی قطار و شمار میں نہیں آئیں۔

شاہراہ ابریشم جو اسی علاقے میں سے گذرتی ہے ۴۵ میل تک یوں تباہ ہو چکی ہے کہ سڑک کی جگہ پہاڑوں نے لے لی ہے۔

کوہ ہندوکش کے اس آتش فشاں نے آج سے پچاس ساٹھ سال قبل بھی ایک دفعہ سانس لیا تھا اور یہی پٹن گاؤں تباہ ہوا تھا۔ لیکن اس دفعہ اس دہانے نے پٹن کے علاوہ کئی اور دیہات کی قربانی بھی وصول کی۔

امریکی ماہرین کے خیال کے مطابق

پٹن سے دس میل شمال مغرب کو زلزلے کا مرکز ہے۔ جہاں ان کے خیال کے مطابق قدرتی گیس موجود ہے، مزید تفتیش و تحقیق کے بعد ہی کوئی حتمی رائے قائم کی جا سکے گی۔ کہ آیا اس بربادی میں تعمیر کی صورت مضمر ہے یا نہیں۔

وزیر اعظم بھٹو صاحب نے علاقے کا ہوائی سروے کیا، لوگوں سے بھی ملے۔ دنیا بھر کے ملکوں سے امداد کی اپیل کی۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے تسلی دی اور امریکی حکومت سے پیش کش کی۔ فاقہ کش (سرکاری اعلانات کے مطابق) مجیب نے ٹکوں کی پیش کش کی۔ شاہ ایران نے ایک کروڑ روپیہ دینا کیا۔ لیبیا کے جناب قدافی نے ۱۶ کروڑ روپے دیئے۔ شاہ فیصل نے ۱۰ کروڑ کی اوّلین پیش کش کی۔ ۵ کروڑ کویت سے اور ابھی ہمارے کتنے دوست دامے درہمے قدمے سخنے ہماری امداد کریں گے۔

حکومت نے نو تعمیر کا فوراً اعلان کیا مکان کے لیے ۵۰۰ روپیہ جزوی نقصان کے لیے ۲۰۰ روپیہ۔ کمائی والا مر گیا ہو تو ایک ہزار، غیر کمائی والے کے لیے ۵۰۰ روپیہ، شدید مجروح معذور کے لیے ۵۰۰ روپیہ اور جانوروں کے لیے ۵۰ سے ۲۰۰ روپیہ تک معاوضہ دیا جائے گا۔

حکومت نے بہت اچھا اندازہ لگا کر معاوضہ دینا کیا ہے۔ اخباری تصاویر سے بچے کھچے لوگوں کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ایک گاؤں میں سو آدمی یا پچاس آدمی بچ گئے ہیں تو ان کے لیے ۵۰۰ تک کا معاوضہ کافی ہے۔ جو مر گئے سو مر گئے ان کے لیے فاتحہ، جو بچ گئے ہیں وہ ہسپتالوں میں زندگی اور موت کی کشمکش میں ہیں۔

سرحد کی حکومت تقسیم کے لیے کمیٹیاں قائم کر لی ہیں۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق بالائی علاقوں کو برف نے ڈھانپ لیا ہے۔ اس لیے وہاں تک رسائی ناممکن ہو گئی ہے۔ اور جہاں تک ہو سکیگا کام کی نگرانی کی جائے گی۔

آفت زدہ علاقے میں فوجی بھائیوں کی خدمات قابل قدر ہیں۔ اور چینی دوستوں کا خلوص اور تعاون قابل صد تحسین و آفریں۔

بقیہ: مشرق و مغرب کی سیاست

اور موجودہ واویلا صرف اسی وجہ سے ہے کہ تیل کی فروخت پر منافع کی سابقہ بے انتہا شرح گھٹ گئی ہے۔ پھر امریکہ کی یہ دھمکی کیا معنیٰ رکھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکہ سمیت تمام سرمایہ دار ممالک افراطِ زر اور کساد بازاری کے شدید بحران کا شکار ہو گئے۔

یہ بحران خود ان کا اپنا پیدا کردہ ہے۔ اور سرمایہ دارانہ نظام کی ایک لازمی اور ناقابلِ علاج بیماری ہے۔

وہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اس بیماری سے جانبر ہونے کی کوئی صورت بن نہیں پا رہی ہے۔

ایک طرف روس اور چین سمیت سوشلسٹ ممالک ہیں، جو افراطِ زر اور کساد بازاری کی بیماری بالکل ناآشنا ہو چکے ہیں۔

دوسری طرف تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک ہیں۔ جنھیں ایک ایسی سیاسی دولت حاصل ہے، جو انھیں معیشتی اعتبار سے مضبوط بنائے ہوئے ہے۔

تیسری طرف ایشیا اور افریقہ کے نو آزاد اور ترقی پذیر ممالک ہیں، جو صنعتی اور فنّی اعتبار سے روز افزوں ترقی کر رہے ہیں، اور صرف غذائی پیداوار کی قلّت سے دوچار ہیں، جس پر چند سالوں میں قابو پا لینا ممکن نظر آ رہا ہے۔

حالات و واقعات تیزی کے ساتھ مذکورہ بالا تینوں قوتوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے کا عمل ہی انجام دے رہے ہیں، اگر ایسا ہو گیا، کہ

سوشلسٹ ممالک تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک، اور ایشیا و افریقہ کے نو آزاد ترقی پذیر ممالک باہمی تعاون کے کسی پلیٹ فارم پر پُرامن بقائے باہم کے تحت جمع ہو گئے، تو۔

کیا اس کے بعد سرمایہ دارانہ نظام اور اس کے پروردہ طبقہ کا کوئی مستقبل باقی رہ جائے گا۔؟ یقیناً نہیں!

تو اس وقت کے آنے سے پہلے عرب ملکوں کی معیشت یعنی تیل کی دولت کو چھین لیا جائے یا تباہ ہو جانے دیا جائے۔

ایشیا اور افریقہ کے ترقی پذیر ملکوں کی فنّی اور صنعتی ترقی کی رفتار کو روک دیا جائے اور غذائی قحط کو ان پر مسلّط ہونے دیا جائے تو!

شاید اس کے بعد سوشلسٹ بلاک سے نمٹنا بھی آسان ہو جائے گا۔

یہی وہ مکارانہ سوچ ہے۔ جس نے امریکی وزیر خارجہ اور امریکی صدر سے یہ دھمکی اگلوائی ہے۔ مگر تاریخ کدھر جا رہی ہے!

شاید امریکہ کے سیاسی مدبّر، یہ سمجھنے سے ابھی تک قاصر ہیں۔ سرمایہ دارانہ طاقتوں کا مکمل خاتمہ یا دنیا کی مکمل تباہی، تاریخ نے ان دو کے سوا، اور کسی تیسرے راستہ کی گنجائش باقی نہیں رہنے دی۔

بڑی طاقتوں کو کسی بھی فیصلہ کن اقدام سے پہلے تاریخ کی اصل حقیقت سمجھ لینا چاہیئے۔

زاہد الراشدی

دینی مدارس کا جرم؟

لاہور کے بعض اخبارات میں شائع ہونے والی اس خبر سے ملک بھر کے دینی حلقوں میں غم و غصہ اور احتجاج و اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے کہ حکومت نے تمام دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس خبر کے مطابق اصولی طور پر اس امر کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اب صرف یہ بات فیصلہ طلب ہے کہ قومی تحویل میں لینے کے بعد دینی مدارس کا نظام وفاقی حکومت چلائے گی یا صوبائی حکومتوں کو یہ ذمہ داری قبول کرنا ہوگی؟ خبر میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ ابتدائی مرحلہ میں پنجاب کے اڑھائی سو مدرسے قومیائے جائیں گے اور مدارس کو اول دوم اور سوم تین مدارج میں تقسیم کیا جائے گا جن پر علی الترتیب ایک لاکھ ساٹھ ہزار اور تیس ہزار روپے خرچ کیے جائیں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر حضرت مولانا عبید اللہ انور، جمعیۃ علماء پاکستان پنجاب کے صدر مولانا غلام علی اوکاڑوی، جمعیت اہل حدیث کے امیر مولانا معین الدین صاحب لکھنوی اور نواب زادہ نصر اللہ خان صدر جمہوری پارٹی نے الگ الگ بیانات میں اس مبینہ فیصلہ کو دینی مدارس کی آزادی اور تقدس کے خلاف سازش قرار دیتے ہوئے مزاحمت کا اعلان کیا ہے۔

جمعیۃ طلباء اسلام کے قائم مقام صدر میاں محمد عارف اور جنرل سیکرٹری سید مطلوب علی زیدی نے بھی ایک مشترکہ بیان میں اس فیصلہ پر کڑی نکتہ چینی کی ہے اور کہا ہے کہ دینی مدارس کے تقدس اور آزادی کی ہر قیمت پر حفاظت کی جائے گی۔ اس کے علاوہ ۲۶ جنوری کو خیر المدارس ملتان میں دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث اور شیعہ مکاتبِ فکر کے دینی مدارس کے منتظمین اور سرکردہ علماء کا ایک اجلاس طلب کر لیا گیا ہے جس میں اس خبر کی روشنی میں دینی مدارس کے آئندہ لائحہ عمل کے بارے میں غور و خوض کیا جائے گا۔

دینی مدارس کے بارے میں یہ تجویز یا فیصلہ غیر متوقع نہیں ہے۔ مدت سے “اوپر کے حلقوں” میں یہ تجویز زیرِ غور تھی اور اب شائد دینی مدارس کی سرگرمیاں نازک مزاج شاہوں کی قوت برداشت کے لیے چیلنج کی صورت اختیار کرتی جا رہی ہیں یا ان سرگرمیوں کو کنٹرول کرنے کے لیے حالات سازگار نظر آ رہے ہیں۔ اسی لیے بڑے طمطراق سے یہ خبر سرکردہ اخبارات کی زینت بنی ہے اور کم و بیش ایک ہفتہ گذر جانے کے بعد بھی سرکاری حلقوں کی طرف سے اس کی تردید یا وضاحت سامنے نہیں آئی۔

دینی مدارس کے خلاف اربابِ اقتدار کے غم و غصہ اور قومیانے کے فیصلے پر دینی حلقوں کے اضطراب و احتجاج کا جائزہ لینے کے لیے دینی مدارس کے موجودہ نظام کے پس منظر ان کی خدمات اور ان کے فوائد و مضرات پر ایک نگاہ ڈالنا ضروری ہے تاکہ اس سلسلہ میں صحیح صورتِ حال قارئین کے سامنے آسکے:

دینی مدارس کا موجودہ نظام دراصل فرنگی کی اس حکمت عملی کا ردعمل ہے جس کے تحت اس نے برصغیر کے طول و عرض میں پھیلے ہوتے ان ہزاروں مدارس و مکاتب کو ختم کر دیا جن میں اسلامی علوم، قرآن و حدیث فقہ و تاریخ اور اخلاق و روحانیات کی تعلیم و تربیت دی جاتی تھی اور جن کا انتظام مغل بادشاہوں کی طرف سے عطا کردہ جاگیروں کی آمدنی سے چلتا تھا اور اس سادہ اور فطری نظامِ تعلیم کی جگہ لارڈ میکالے کا نظامِ تعلیم رائج کر دیا۔ فرنگی کا مقصد یہ تھا کہ ان قدیمی مدارس کے خاتمہ کے ذریعے آنے والی نسلوں کو اسلامی علوم و اقدار، تہذیب و ثقافت اور معاشرتی روایات کے جراثیم سے محفوظ رکھا جا سکے گا اور نئے نظامِ تعلیم کے ذریعہ خود لارڈ میکالے کے بقول نئی نسل کو نام کے مسلمان اور ذہن و قلب کے عیسائی بنایا جا سکے گا اور اس طرح ایک عرصہ کے بعد برصغیر میں بھی اسپین کی طرح کوئی بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ پڑھنے والا باقی نہ رہے گا اور برٹش امپیریلزم چین اور سکون سے برصغیر کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اقتصادی لوٹ کھسوٹ اور سیاسی استحصال

کی منڈی بنائے رکھے گا۔

بدقسمتی سے فرنگی کو اس حکمتِ عملی کی کامیابی کے لیے مسلمانوں کی فرنگی مارکہ نشاۃ ثانیہ کے علمبرداروں کی "بے لوث خدمات" بھی میسر آگئی تھیں جنہوں نے اسلامی علوم و اقدار کی "بیخ کنی" (العیاذ باللہ) کی خاطر خود فرنگیوں سے بھی بڑھ کر مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔

یہ اس دور کی بات ہے جب برصغیر میں موجود علماء کرام کی اکثریت ۱۸۵۷ء کی مقدس جنگ آزادی میں حصہ لینے کی پاداش میں عروس شہادت سے ہمکنار ہو چکی تھی اور آیندہ کھیپ کی تیاری کے تمام سرچشمے فرنگی سیاست کی بھینٹ چڑھ گئے تھے۔ اس بھیانک دور میں اللہ تعالیٰ نے ایک مردِ درویش اور جنگِ آزادی کے نامور مجاہد مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے دل میں یہ بات ڈالی اور انہوں نے امدادِ باہمی پر دیوبند کے قصبہ میں اپنے رفقاء کرام کے تعاون سے ایک دینی مدرسہ کی بنیاد رکھی جو آج ایشیا کی سب سے بڑی اسلامی یونیورسٹی کی حیثیت اختیار کر چکا ہے اور دنیا اسے دارالعلوم دیوبند کے نام سے یاد کرتی ہے۔ اس مدرسہ کے بنیادی مقاصد میں یہ بات شامل تھی کہ اسے محض عوام کے چندے سے چلایا جائے گا کوئی مستقل آمدنی نہیں ہوگی (حتیٰ کہ متعدد بار حکومتوں کی طرف سے معقول گرانٹ کی پیش کش مسترد کر دی گئی) اور اس میں پڑھنے والے طلبہ ملک میں مساجد و مدارس کے نظام اور دینی تہذیب و ثقافت کو زندہ رکھنے کے لیے خدمات سرانجام دیں گے۔ (ایک بار نظام حیدر آباد نے پیش کش کی کہ دارالعلوم سے فارغ ہونے والے طلبہ کو وہ ملازمتیں مہیا کریں گے، تو غالباً حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے فرمایا تھا کہ ہم طلبہ کو نظام حیدر آباد کی حکومت کے کل پُرزے بننے کے لیے نہیں، بلکہ مساجد و مدارس کا نظام چلانے کے لیے تعلیم دیتے ہیں) امداد باہمی کی بنیاد پر قائم ہونے والا یہ مدرسہ پورے برصغیر کے دینی حلقوں کے لیے مشعل راہ بنا اور دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف دینی مدارس کا ایک جال پھیل گیا۔

فرنگی حکمت عملی کے مقابلے میں یہ حکمتِ عملی جسے امام ولی اللہ دہلوی کے خانوادۂ فکری کے عظیم سپوت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کا نتیجۂ فکر ہونے کی مناسبت سے ولی اللّٰہی حکمتِ عملی کہنا زیادہ موزوں ہوگا کامیاب ہوئی اور برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں دینی علوم روایات، اقدار، ثقافت اور معاشرت کو بوریا نشین ملاؤں نے نیست و نابود ہونے سے بچا لیا۔ امداد باہمی کی بنیاد پر قائم ہونے والے ان مدارس نے

۱۔ فرنگی کی فکری و تعلیمی حکمت عملی کو ناکام بنا دیا اور فرنگی نظام تعلیم کے مقابلے میں دینی نظام تعلیم کو ایک طاقت ور حریف کی حیثیت سے لا کھڑا کیا۔

۲۔ مدارس و مساجد کے نظام کو زندہ رکھنے کے لیے ہر دور میں علماء کرام کی تازہ بتازہ کھیپ مہیا کی۔

۳۔ فرنگی کے ظلم و جبر کے مقابلہ میں برصغیر کی تحریک آزادی کو فکری و عملی قیادت مہیا کی۔ آسمان حریت کے درخشندہ ستارے شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، امامِ انقلاب مولانا عبید اللہ سندھیؒ مولانا منصور انصاریؒ، مولانا حفظ الرحمنؒ مولانا مفتی کفایت اللہؒ مولانا احمد سعیدؒ قطب الاقطاب حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ، حضرت دین پوریؒ، حضرت امروٹیؒ، مولانا عبد الرحیم پوپلزئیؒ حضرت رائے پوریؒ، حضرت ہالیجویؒ، امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، مولانا محمد صادقؒ کراچی، مولانا سید گل بادشاہؒ مردان مولانا محمد اسحاق مانسہرویؒ، امیر شریعت مولانا محمد عبد اللہ کشمیریؒ اور دیگر مجاہدینِ آزادی انہی مدارس کے پروردہ تھے اور تحریکِ آزادی میں ان سرفروشوں کے فیصلہ کن قائدانہ کردار کو کوئی انصاف پسند مورخ نظر انداز نہیں کر سکتا۔

۴۔ ان مدارس نے مسلمانانِ ہند کی راسخ العقیدگی کو سبوتاژ کرنے کی فرنگی تحریکوں کا مقابلہ کیا۔ انکارِ ختم نبوت، انکارِ حدیث، انکار معجزات اور صحابہ کرامؓ اور اسلافؒ سے مسلمانوں کا فکری و عملی تعلق منقطع کرنے کی فرنگی تحریکوں کے سامنے یہ مدارس سدِّ سکندری بن گئے اور مسلمانانِ ہند کی روایتی راسخ العقیدگی کا شاندار تحفظ کیا۔

۵۔ ان مدارس نے اسلامی وضع قطع، طرزِ معاشرت اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور اسلافِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کی سنن و روایات سادگی و کفایت شعاری اور جذبہ ایثار و قربانی کو زندہ رکھا۔ حتیٰ کہ آج پوری دنیائے اسلام میں علماء برصغیر کی اسلامی وضع قطع اور جذبہ جہد و عمل ایک مثال کا درجہ اختیار کر چکی ہے۔

۶۔ ان مدارس نے فرنگی تہذیب و ثقافت کے سیلاب میں بھی اسلامی تہذیب کے تشخص کو قائم رکھا اور آج بھی فرنگی تہذیب کے تابڑ توڑ حملوں کے سامنے اسلامی تہذیب ایک ناقابلِ شکست چٹان کی طرح کھڑی ہے۔

۷۔ ان مدارس نے علماء حق کی روایتی بے نیازی جرأت و استقامت، ظلم و جبر سے ٹکرا جانے کے حوصلے اور مصائب کے

(صـ۱۲ پر)

مولانا عبدالرشید صدر مدرس
احسن المدارس خانیوال
قسط نمبر ۲

قومی انحطاط کے ذمّہ دار عناصر

کہاں ہے وہ اسلامی مساوات؟

اپنے موجودہ سیاسی نظام اور سیاسی ڈھانچے کے ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھیے کہ اس نظام اور اس ڈھانچے کے نیچے "اصلی سیاست" اور "عملی سیاست" کن عناصر کی کارفرما ہے؟ ہمارے ہاں سیاسی لیڈروں کی کمی نہیں۔ ہمارے ہاں سیاسی جماعتوں کی بھرمار ہے۔ جن مغربی قوموں کے جمہوری نظام کو ہم اپنانا چاہتے ہیں۔ ان کے معاشرے پر نظر ڈالیے تو کیا آپ کو ان میں بھی سیاسی جماعتوں کی اس قدر افراط اور متضاد الخیال اور مختلف النظر لیڈروں کی اتنی تعداد نظر آسکے گی جتنی کہ ہمارے ہاں ہے؟ اور پھر ہماری اس سیاست اور اس قیادت پر اصلی، حقیقی اور عملی سیاست تو اور ہی عناصر کی ہے، یعنی وہی مفاد پرست استحصال پسند، ذخیرہ اندوز، منافع خور، وطن غدار، خوشامدی اور چاپلوس غنڈہ نواز، بے علم اور جاہل عوام کو دام تذویر میں پھنسانے والے جعلی پیر، رشوت بدعنوانی اور دھاندلی کا شکار سرکاری کارندے، آنے والی نسل کی صحیح تعمیر نہ کرسکنے والا وہ طبقہ جسے آیندہ نسل کا معمار سمجھا جاتا ہے اور وہ ماں باپ جنہوں نے گھروں میں ماحول ہی ایسا مسلط کر رکھا ہے کہ ان کے نونہال آیندہ ذمہ داریاں اٹھا سکنے والی نسل بن سکنے کے نااہل ہوتے چلے جارہے ہیں۔ یہ اولاد کشی نہیں تو اور کیا ہے؟ کہاں ہے وہ اسلامی مساوات اور اخوت جس کے ہم دعوے دار تھے؟ کیا آج کا معاشرہ خود غرضی نفسی نفسی اور حسد و بغض کے امراض کا خطرناک مریض نہیں بن چکا؟ ہوس واقتدار اور مفاد پرستی کا نام قوم پرستی اور وطن پرستی قرار دے کر ساری جنگ زرگری اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لیے ہو رہی ہے۔

حساس نوجوانوں کی ضرورت

جس سرزمین کو لاالہ الااللہ کے نعرے سے حاصل کیا گیا تھا اس سرزمین پر آج استحصال و لوٹ مار کا سکہ چل رہا ہے جب اپنے معاشرے کے اندر ایسے ایسے دشمن موجود ہوں تو بیرونی دشمنوں کا کس طرح اور کب تک مقابلہ کیا جا سکے گا! اس وقت ضرورت ایسے تازہ اور پاک خون کی ہے جو ایسے نوجوانوں کی رگوں میں دوڑ رہا ہو جنہیں اپنے مستقبل کا پورا پورا احساس ہو۔ جنہیں یہ حقیقت یاد ہو کہ وہی کل کی قوم کہلائیں گے اور ملک و ملّت کی تمام ذمہ داریاں انہی کے کندھوں پر پڑجائیں گی۔ ملت اسلامیہ کے عوام ایک بہت بڑی طاقت ہیں، مگر عوام میں یہ شعور حد درجہ ضروری ہے کہ وہ یہ تمیز کر سکیں دوست کون ہے اور دشمن کون ہے؟ وہ یہ جان سکیں، بلکہ محسوس کرسکیں کہ معاشرے کو گھن کی طرح کون سے عناصر اندر ہی اندر کھاتے چلے جارہے ہیں۔ عوام کو محض تماشائی نہیں بنے رہنا چاہیے کہ جس کی تقریر سنی اس پر واہ واہ کر دی۔ یہ شعور خود پیدا کرنا چاہیے کہ وہ اندازہ کرسکیں کہ کون ان کا حقیقی ہمدرد ہے؟ اور کون انہیں صحیح معنوں میں ابھارنا اور بلند کرنا چاہتا ہے اور کون انہیں اپنے مفاد کے لیے آلۂ کار بنانا چاہتا ہے۔ اگر عوام اور خصوصاً نوجوانوں میں ان ملک دشمنوں کو پہچاننے کا شعور پیدا ہو جاتے تو تھوڑی سی مدت کے اندر اندر حالات بدل سکتے ہیں۔

خود اعتمادی کے جذبے کی اہمیّت۔

آخر میں ایک نہایت ہی اہم سوال کا جواب درکار ہے؟ ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں قرار داد پاکستان منظور کی اور برصغیر کے مسلمان ایک علیحدہ اور آزاد اور خود مختار اسلامی مملکت کے قیام کے حصول کا عزم لے کر میدان میں اترے۔ کیا کوئی بھی یہ دعویٰ کر سکنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ اس جد و جہد میں برصغیر کے مسلمانوں کی امداد و حمایت کسی بیرونی قوت نے بھی کی جس وقت مسلمانانِ برصغیر نے علیحدہ آزاد اسلامی وطن کے قیام کے حصول کے لیے کمر ہمت باندھی تھی اس وقت وہ بڑی طاقتیں کہاں تھیں جو قوموں کے حق خود ارادیت کے نعرے لگاتی تھکتیں۔ کیا آخری وقت تک بھی کسی بیرونی طاقت نے مسلمانوں کے مطالبہ کی تائید و نصرت کی یا انہیں کسی شکل میں بھی کوئی امداد پہونچائی۔ اگر ہم

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء تک بھی یکہ و تنہا اپنی جنگِ آزادی آپ لڑتے رہے۔ آخر کار آزاد و خود مختار پاکستان لے کر ہی ٹلے تو آج بھی اس سرزمین پاک کے تحفظ و دفاع کے لیے ہمیں اللہ کی ذات پر اور اپنی ہمت پر ہی تکیہ کرنا ہوگا۔ ہمیں سب سے پہلے معاشرے کے اندرونی روگ ختم کرنا ہوں گے اور ساتھ ہی ساتھ بیرونی دشمنوں سے بھی ہوشیار اور اپنی قوت کو ہر اعتبار سے مضبوط تر بنانا ہوگا۔ مسلمانوں کے جہادی جذبے سے ساری دنیا آگاہ ہے۔ یہ اگر حقیقت نہ ہوتی تو ہم سے افرادی قوت، اقتصادی حیثیت اور فوجی طاقت کے لحاظ سے کہیں زیادہ برتر بھارت ہم سے خائف نہ رہتا اور ہمارا ایک بازو توڑ دینے میں کامیاب ہو جانے کے باوجود ہمیں آپس میں جنگ نہ کرنے کے معاہدے کے چکمے دینے کی کوشش نہ کرتا۔ ہم نے دسمبر ۷۱ء میں بھارت سے شکست کھائی اور اس لیے شکست کھائی کہ ہمارے اپنے بھی مشرقی پاکستان کے بھائی ہم سے بدظن کر دیئے گئے اور وہ بھی غیر بن گئے تھے۔ ہم نے ہتھیار اس لیے ڈالے کہ ہمارے اور سپلائی کے تمام راستے کٹ چکے تھے۔ اس کے باوجود ہم میدان میں اتر گئے تھے، لیکن ہمارے مقابلے میں صرف بھارتی افواج ہی نہیں تھی۔ اپنے بھی تھے اور دشمن کو ایک بہت بڑی عالمی طاقت کا آسرا و سہارا بھی تھا۔

زلزلہ زدہ عوام کی امداد

کے لیے جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کا ایک وفد گذشتہ روز کم و بیش پچاسی ہزار روپے کا امدادی سامان لے کر بہ شام روانہ ہو گیا۔ وفد میں مولانا محمد ابراہیم لاہو، مولانا جلال الدین سرگودھا، خواجہ عبدالرؤف ملتان اور مولانا احسان اللہ فاروقی شامل ہیں۔

نوٹ: حضرت مفتی محمود صاحب کے حکم پر وفاق المدارس العربیہ کا نتیجہ شائع ہونے کی وجہ سے اس مرتبہ جماعتی خبریں شائع نہ ہو سکیں۔ ادارہ

بقیہ دینی مدارس کا جرم

کے طوفانوں میں بھی مسکرانے کی جبلّت کو زندہ رکھا اور ظلم و جبر کے مقابلے میں ہمیشہ ان مدارس کے پروردہ "ملّاؤں" نے ہراول دستہ کا کردار ادا کیا۔

غرضیکہ ان مدارس نے برصغیر میں اسلامی علوم، اقدار، تہذیب اور معاشرت کو فرنگی حکمتِ عملی سے بچا لیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ فرنگی حکمتِ عملی صدیوں کی جدوجہد کے بعد بھی برصغیر خصوصاً پاکستان کی مسلم رائے عامہ کو قرآن و سنت کے عادلانہ نظام کے سوا کسی اور ازم اور نظام پر راضی نہیں کر سکی اور آج بھی پاکستان کے مسلمانوں کے دل صرف اسلام کے عادلانہ نظام کے لیے دھڑکتے ہیں۔

دینی مدارس کی ان عظیم دینی و ملی خدمات کے پس منظر میں علماء کرام کے اخلاص و ایثار اور مشنری جذبہ کے ساتھ یہ حقیقت بھی کارفرما ہے کہ یہ مدارس اپنی پالیسی، نظام اور طریق کار کے تعین میں ہمیشہ آزاد رہے ہیں اور کسی بھی دَور میں حکمرانوں کے عمل دخل کو ان مدارس نے قبول نہیں کیا۔ اسی آزادی کے باعث یہ مدارس فرنگی حکمتِ عملی کو واضح شکست دینے میں کامیاب ہوتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج کے حکمرانوں نے اس آزادی کا استحصال کرنے اور دینی مدارس کی مؤثر کارکردگی کو عملاً سبوتاژ کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے۔

اس پس منظر کی روشنی میں دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کے فیصلہ کا اس کے سوا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے کہ وہ مقاصد جو ان مدارس کے ذریعہ حاصل ہو رہے ہیں ختم ہو جائیں اور وہ مشن جو ان مدارس کے ذریعہ زندہ ہے، موت کے گھاٹ اُتر جائے۔ اس فیصلہ پر علماء کرام، طلبہ اور دینی حلقوں کے اضطراب کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔

بقیہ اداریہ

پر "کیچڑ اچھالا" تھا، بلکہ سنت رسول کی توہین کی تھی۔

عجیب منطق ہے رامے صاحب مولانا مفتی محمود ایسے مردِ قلندر اور درویش منش انسان کو سرمایہ داروں کا ایجنٹ کہیں تو ملک صاحب کو خیال تک نہیں آتا کہ ملک کے منتخب نمایندوں پر "کیچڑ اچھالا" جا رہا ہے۔ بھٹو صاحب علماء کی داڑھیوں تک کو ہدفِ تنقید بنائیں اور ملک صاحب منقار زیر پر دوسروں کو اخلاق کا درس دینے والے کاش اپنے گھر کی بھی خبر لیں۔

اے چشم اشکبار زرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

ہم نے بارہا کہا کہ یہ ملک جمہور کی رائے سے اسلام کے نام پر معرض وجود میں آیا تھا اس میں جمہوری قدروں اور اسلامی اقدار کو پامال کرنا ملک کی اساس پر کلہاڑی چلانے کے مترادف ہے۔ اس ملک کی بقا اور سالمیت کے لیے اسلامی نظام کا نفاذ ناگزیر ہے۔ اسلام آزادیٔ رائے کا بھی احترام کرتا ہے اور اخلاقی قدروں کی استواری کا بھی ضامن ہے، مگر مطلب برآری کے لیے اسلام کا نام لینے والے کب اسلامی نظام کے نفاذ کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔

اتحاد المدارس العربیہ کا قیام

خیر المدارس ملتان میں ملک بھر کے دیوبندی بریلوی اور اہلِ حدیث مکاتبِ فکر کے سربرآوردہ علماء کرام اور دینی مدارس کے منتظمین کا ایک اجلاس حضرت مولانا سید محمد یوسف بنّوری مدظلہٗ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ دینی مدارس کو قومی تحویل میں لینے کی خبر سے پیدا شدہ صورتحال پر غور و خوض کیا گیا۔ حضرت مفتیٔ اعظم مولانا مفتی محمود کی تجویز پر اتحاد المدارس العربیہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ صدر علامہ سیّد محمد یوسف بنّوری اور جنرل سیکرٹری، علّامہ سیّد محمود احمد رضوی ہوں گے۔

شہر شہر سے

جمعیۃ علماءِ اسلام پنجاب کے رہنماؤں کا دورہ

راولپنڈی اور لاہور ڈویژن کی شاخوں کا جائزہ اور خطابات

جمعیۃ علماءِ اسلام صوبہ پنجاب کے راہنماؤں نے نومبر ۷۴ء میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ایک صوبائی وفد صوبہ کے تمام اضلاع کا دورہ کر کے جمعیۃ علماءِ اسلام کی تنظیمی کارکردگی اور اس سلسلہ میں احباب اور کارکنوں کی مشکلات و شکایات کا جائزہ لے گا۔ چنانچہ حضرت مولانا سیّد نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی ناظمِ عمومی صوبائی جمعیۃ حضرت مولٰنا محمدؐ لقمان صاحب علی پوری اور جناب سیّد امین گیلانی نے راولپنڈی ڈویژن اور لاہور ڈویژن کے متعدد مقامات کا دسمبر ۷۴ء کے پہلے عشرہ میں دورہ کیا۔ اس دوران گوجرانوالہ کھاریاں، جہلم، راولپنڈی، چکوال، تلہ گنگ پنڈ دادنخان اور شاہدرہ میں جماعتی کارکنوں کے اجتماعات اور عام جلسوں سے ان راہنماؤں نے خطاب فرمایا۔ گوجرانوالہ، کھاریاں اور شاہدرہ میں راقم الحروف بھی وفد کے ہمراہ تھا۔

دوسرا پروگرام ۹ر جنوری تا ۱۲ر جنوری لاہور ڈویژن کا طے پایا۔ ۹ر جنوری کو صبح ۸ بجے سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ میں کارکنوں کے اجتماع سے خطاب تھا۔ مولانا محمدؐ لقمان علیپوری نے شاہین ایکسپریس سے پہنچنا تھا۔ مگر بارش کی وجہ سے گھوٹکی سے سوار نہ ہو سکے۔ اس لیے اس اجتماع سے راقم الحروف، مولٰنا احسان اللہ فاروقی، ڈاکٹر غلام محمدؐ اور صوفی حسین احمد نے خطاب کیا۔ مولانا محمد لقمان، دوسری گاڑی پر اگلے پروگرام کے لیے علی پور چٹھہ پہنچ گئے۔ رات کو مقامی کارکنوں سے تبادلۂ خیالات کیا اور صبح نمازِ فجر کے بعد مرکزی جامع مسجد میں درسِ قرآنِ پاک ارشاد فرمایا۔ مولانا موصوف نے خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد حافظ آباد میں ارشاد فرمایا اور جلسہ عام میں شرکت کے لیے ڈسکہ پہنچ گئے۔ دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ کے وسیع گراؤنڈ میں مقامی جمعیۃ کی طرف سے جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس سے مولانا محمدؐ لقمان صاحب کے علاوہ مولانا محمدؐ فیروز خاں اور الحاج سیّد امین گیلانی نے بھی خطاب کیا۔

۱۱ر جنوری کو صبح ۹ بجے سیالکوٹ میں ضلعی جمعیۃ کا اجلاس تھا۔ صوبائی ناظم عمومی حضرت مولانا سیّد نیاز احمد گیلانی بھی اجلاس میں شرکت کے لیے پہنچ گئے۔ اجلاس میں ضلع میں جمعیۃ کی تنظیمی صورتحال پر غور و خوض کیا گیا اور حضرت مولانا بشیر احمد پسروری رحمہ اللہ تعالیٰ کی خدمات پر زبردست خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے ان کی جگہ نئے امیر کے باقاعدہ انتخاب تک حضرت مولانا محمد فیروز خان کو قائمقام ضلعی امیر چنا گیا۔ حضرت شاہ صاحب اور حضرت مولانا محمدؐ لقمان صاحب نے بھی اس اجلاس سے خطاب فرمایا۔

اجلاس کے بعد صوبائی وفد حضرت مولانا بشیر احمد رح کی تعزیت کے لیے پسرور روانہ ہو گیا۔ شاہ صاحب، مولٰنا لقمان اور راقم الحروف نے حضرت پسروری رح کے فرزند حضرت مولانا رشید احمد قادری سے ملاقات کی اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دے کر فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد یہ قافلہ نارووال روانہ ہو گیا۔

حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدی بھی ساہیوال سے قافلہ میں شرکت کے لیے نارووال پہنچ گئے تھے۔ رات کو جامع مسجد قاسمیہ میں مقامی جمعیۃ کے زیرِ اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا۔ صدارت مولانا نذیر احمد صاحب نے کی۔ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب حضرت شاہ صاحب اور مولانا محمد لقمان صاحب نے عوام سے خطاب کیا۔

۱۲ر جنوری مرشدی حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب دامت برکاتہم کے حکم پر قافلہ کو خصوصی مشاورت کے لیے لاہور پہنچنا تھا۔ چنانچہ راقم الحروف نارووال سے روانہ ہو کر نارنگ منڈی احباب سے بات چیت کے لیے رک گیا۔ اور باقی بزرگ لاہور چلے گئے۔ راقم الحروف نارنگ منڈی میں دوستوں سے تنظیمی بات چیت کے بعد شیخوپورہ سے ہوتے ہوئے ظہر تک لاہور پہنچا۔ ظہر کے بعد مدرسہ قاسم العلوم اندرون شیرانوالا گیٹ میں حضرت مولٰنا عبید اللہ انور دامت برکاتہم نے "نظامِ شریعت کانفرنس" کے انتظامات کے سلسلہ میں ایک مشاورتی اجلاس طلب کر رکھا تھا۔ جس میں حضرت مدظلہٗ کے علاوہ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب، جناب قاری نور الحق صاحب ایڈووکیٹ

نوٹ:۔ آئندہ سات صفحات کی ترتیب غلط ہو گئی ہے۔ قارئین صحیح کر کے پڑھ لیں۔

عشائیہ دیا۔

کروڑ لعل عیسن ضلع مظفر گڑھ

گذشتہ دنوں جمعیۃ طلباء اسلام کروڑ لعل عیسن کا اجلاس بصدارت جناب حافظ محمد بخش صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے مختلف طلباء نے خطاب کیا۔ جناب عبدالرؤف ناصر نے جمعیۃ طلباء اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی بعد ازاں انہوں نے ان عناصر کو خبردار کیا جو جمعیۃ کی راہ میں رکاوٹ بننے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عناصر ہمارے عزائم کی تکمیل میں رکاوٹ بننے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے اپنے کارکنوں کو ردِ عمل کا شکار نہ ہونے کی تلقین کی۔

جنڈانوالہ ضلع میانوالی

جمعیۃ طلباء اسلام جنڈانوالہ کا ہفت روزہ اجلاس گذشتہ ہفتہ مقامی دفتر میں منعقد ہوا۔ مقامی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد جمعیۃ طلباء کی ربوہ میں ہونے والی ختم نبوت کانفرنس کی اجازت نہ دینے پر ڈی سی جھنگ کی سخت مذمت کی اور حکومت پر واضح کیا کہ مسلمانوں کو ربوہ میں اجتماع کرنے کی ممانعت اور مرزائیوں کو کھلے عام اجازت دینا قومی اسمبلی کے فیصلے کی توہین کے مترادف ہے۔

حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

جمعیۃ طلباء اسلام حافظ آباد کا ماہانہ اجلاس پچھلے دنوں مقامی دفتر میں بصدارت محمد اشرف منعقد ہوا جس میں تنظیمی صورت حال کا جائزہ لینے کے بعد ہفتہ وار اجلاس منعقد کرنے اور مختلف النوع موضوعات پر مجالس مذاکرہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا

گھوٹکی ضلع سکھر

جمعیۃ طلباء اسلام گھوٹکی کا اجلاس ۸ جنوری کو مقامی صدر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں مقامی ناظم عمومی جناب اللہ دتہ نے موجودہ حکومت کی غیر آئینی اور غیر جمہوری پالیسی پر سخت تنقید کرتے ہوئے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ اپنی حرکتوں سے باز آجائے۔ مولانا غلام قادر صاحب اور جناب امیر حمزہ صاحب کی رہائی کا شدید مطالبہ کیا۔

پندران ضلع قلات

جمعیۃ طلباء اسلام پندران ضلع قلات کا ہفتہ وار اجلاس مولانا عزت اللہ شاہ کی صدارت میں منعقد ہوا جس سے پندران جمعیۃ کے ناظم نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ ملک کی سلامتی اور فلاح اسلامی نظام کے نفاذ میں مضمر ہے۔ موجودہ حکومت ایک طرف تو اسلام ہمارا دین ہے کا نعرہ لگاتی ہے جب کہ دوسری طرف سوشلزم ہماری معیشت ہے کا راگ بھی الاپتی ہے، حالانکہ وہ نہ اسلام اور نہ ہی سوشلزم کے بارے میں مخلص ہے اور موجودہ حکمران بلوچستان سے سوتیلی ماں کا سلوک روا رکھے ہوتے ہیں۔ جمعیۃ طلباء اسلام نفرت اور مصیبت کی فضا میں اتحاد و یگانگت کا پیغام ہے۔

دوسرا اجلاس جو کہ مولانا محمد صدیق صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مندرجہ ذیل اراکینِ عاملہ کا انتخاب کیا گیا:

صدر: جناب عبدالرحمن
نائب صدر: " محمد نور
ناظم عمومی: " رحمت اللہ
ناظم و خازن: " الٰہی بخش
ناظم نشریات: " عبدالقدوس

جام پور ضلع ڈیرہ غازیخان

صدر: جناب محمد ایوب قریشی
نائب صدر: جناب محمد سلیم
ناظم عمومی: " نظام الدین
ناظم: " محمد الیاس
خازن: " عبدالعزیز
ناظم نشریات: " جاوید انجم

درابن کلاں ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

صدر: جناب اختر سلیم شاہ بخاری
نائب صدر: " حافظ حبیب الرحمن
ناظم عمومی: " کامل خان
ناظم: " سمیع اللہ خان
خازن: " حافظ گل عباس

جموں و کشمیر

صدر: جناب محمود الحسن۔
نائب صدر: " حافظ فضل الرحیم
ناظم عمومی: " عبد الحق
ناظم: " حافظ عبدالرشید
خازن: " حافظ محمد صادق
ناظم نشریات: " قاری محمد صدیق

لودھراں ضلع ملتان

صدر: جناب شفیق احمد شروانی
نائب صدر: " حافظ جمیل صاحب
ناظم عمومی: " رفیق حامد
ناظم: " سعید احمد شاہ عرفانی
ناظم نشریات: " عبدالحمید بھٹی

بھلے، ضلع بہاولنگر

صدر: جناب غلام رسول ملک
نائب صدر: " ذوالفقار علی جاوید
ناظم عمومی: " مشتاق احمد
ناظم مالیات: " گلزار احمد
ناظم: " محمد احمد
ناظم نشریات: " محمد ابراہیم خالد

باقی آئندہ

طلباء کی سرگرمیاں

رپورٹ محمد فاروق قریشی

قائدِ طلباء محمد اسلوب قریشی، مولانا سعید احمد رائے پوری کے وارنٹ گرفتاری

جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے سالار حاجی کرامت اللہ

گرفتار کر لیے گئے!

مولانا سعید احمد صاحب رائے پوری اور قائد طلباء جناب محمد اسلوب صاحب قریشی جو ان دنوں حج بیت اللہ کی سعادت سے فیضیاب ہو رہے ہیں، صوبہ سندھ کی حکومت کے ایماء پر حیدر آباد پولیس وارنٹ گرفتاری لیے پھر رہی ہے۔ جب کہ حاجی کرامت اللہ سالار جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو گرفتار کر لیا گیا ——— ۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو محترم قریشی صاحب اور مولانا مدظلہ نے حیدر آباد ہوٹل این بو میں طلباء کی ایک عظیم استقبالیہ تقریب سے خطاب کیا تھا۔ جب کہ حاجی کرامت اللہ صاحب نے جلسہ کی صدارت کی تھی۔

حاجی کرامت اللہ صاحب کی گرفتاری اور قریشی صاحب اور حضرت مولانا کے وارنٹ گرفتاری پر پورے ملک اور خصوصاً صوبہ سندھ میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔

جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے مرکزی اور صوبائی قائدین نے حکومتِ سندھ سے سخت مطالبہ کیا ہے کہ حاجی کرامت اللہ صاحب کو فوری طور پر رہا کرے اور وارنٹ گرفتاری منسوخ کرے، ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی

تربیتی کنونشن ضلع لائلپور

ضلع لائل پور کا ایک روزہ تربیتی کنونشن حسبِ پروگرام ۱۹ جنوری بروز اتوار ڈسٹرکٹ کونسل ہال لائل پور میں بصدارت جناب مقصود احمد صاحب صدر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع لائل پور منعقد ہوا۔ اجلاس میں ضلع لائل پور کی تمام شاخوں کے علاوہ لائل پور یونیورسٹی کے بیشتر طلباء نے اسیرِ ختم نبوت محمد اشفاق بھٹہ کی معیت میں شرکت کی۔

اجلاس کی پہلی نشست میں باہمی تعارف کے بعد تمام شاخوں نے اپنی اپنی کارکردگی کا مکمل جائزہ پیش کیا۔ بعد ازاں تربیتی کنونشن کے سلسلے میں مرکزی اور صوبائی ساتھیوں نے مختلف النوع موضوعات پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

سب سے پہلے صوبائی ناظم نشریات جناب محمد یوسف ولی اللّٰہی نے "مقصد زندگی" واضح کیا۔ جب کہ صوبائی خازن جناب عبدالرؤف صاحب ربانی نے جہاد اور اس کے لوازمات ایسے اہم موضوع سے طلباء کو آگاہ کیا۔

صوبائی ناظم عمومی جناب حافظ محمد طاہر نے بتایا کہ اس دورِ پُرفتن میں علماء حق کی قیادت کیوں ضروری ہے؟

پہلی نشست کے آخری مقررِ مرکزی ناظمِ عمومی، جناب سید مطلوب علی صاحب زیدی تھے۔ زیدی صاحب کی تقریر کی اگر تلخیص کی جائے تو ہم کہ سکتے ہیں کہ انہوں نے طلباء کو بتایا کہ ہم کیا چاہتے ہیں اور کیوں چاہتے ہیں؟ اور حصولِ مقصد کے کیا طریق کار ہیں؟۔

دوسری نشست جناب محمد اکرم بٹ صاحب امیرِ جمعیۃ علماء اسلام لائل پور کی صدارت میں بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ اس میں اہالیانِ لائلپور نے بھی خاصی تعداد میں شرکت کی۔ اس کی صورت اجلاس عام کی سی ہو گئی اور جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے سرکردہ طلباء نے تقاریر کیں جن میں قائم مقام مرکزی صدر میاں محمد عارف صاحب، جناب عبدالمتین چوہدری، رانا شمشاد علی خان صاحب گورنمنٹ کالج چشتیاں کے صدر ندیم اقبال صاحب اور جناب اقبال شروانی صاحب شامل تھے۔

آخر میں جناب مقصود احمد صاحب نے مرکزی اور صوبائی عہدیداران کے اعزاز میں ایک

جناب اکرام القادری، جناب عبدالحمید بٹ مولانا احسان اللہ فاروقی اور دیگر احباب نے شرکت کی۔ اجلاس میں نظامِ شریعت کانفرنس کے اِنتظامات کے سلسلہ میں متعدد امور پر غور و خوض کے بعد اہم فیصلے کیے گئے۔ حضرت الامیر مدظلہٗ نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر اب بھی پاکستان اسلامی نظام نافذ نہ ہو سکا تو یہ ملک کفر و الحاد اور کمیونزم کی گود میں چلا جائے گا۔ آپ نے کہا ہمیں اس وقت نئی پود کو اِسلامی نظریات و افکار سے آگاہ کرنے اور اِسلامی نظام کی تحریک کو منظم بنانے کے لیے اَن تھک جدّوجہد کرنی چاہئیے

اجلاس کے بعد حضرت شاہ صاحب حضرت مولانا محمد لقمان صاحب، حضرت مولانا حبیب اللہ صاحِب، مولانا احسان اللہ فاروقی صاحب اور راقم الحروف پر مشتمل یہ قافلہ شیخوپورہ روانہ ہو گیا۔

شاعرِ اسلام الحاج سیّد امین گیلانی کی قیام گاہ پہ کھانا کھایا اور شہری جمعیۃ کے ایک اجلاس میں شرکت کی۔ جس میں بعض بیرونی مقامات سے بھی احباب تشریف لائے تھے۔ اس اجلاس سے شاہ صاحب مولانا محمد لقمان صاحب اور مولانا حبیب اللہ صاحب خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ منظم کرنے اور نظامِ شریعت، کانفرنس لاہور کو کامیاب بنانے پر زور دیا اجلاس میں متعدد تنظیمی مسائل زیرِ غور آئے۔

۱۳ر جنوری کو صبح یہ قافلہ لاہور پہنچا۔ متحدہ جمہوری محاذ کے راہنما جناب نوابزادہ نصر اللہ خاں سے ملاقات کی اور محاذ سے متعلقہ متعدد امور پر تبادلۂ خیالات کیا۔ اس کے بعد شاہ صاحب، مولانا محمد لقمان صاحِب اور مولانا حبیب اللہ صاحِب قصور اور پتوکی روانہ ہو گئے۔ قصور میں ان راہنماؤں نے جامعہ اسلامیہ میں کارکنوں کے ایک بھرپور اجلاس اور پتوکی کی جامع مسجد نور میں عظیم الشان جلسۂ عام سے خطاب فرمایا اور اس طرح لاہور ڈویژن کا یہ تنظیمی دورہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اب صوبائی راہنماؤں کا ملتان ڈویژن کے دورہ کا پروگرام ہے۔ جس کی تاریخوں کا اعلان بہت جلد کر دیا جائیگا۔

(انشاءاللہ)

پروگرام ضلع ملتان
شعبہ تبلیغ جمعیۃ
علماءِ اسلام صوبہ پنجاب

۲۴ر محرّم بروز جمعرات شجاع آباد مسجد کمیٹی ۱۱ر بجے صبح تا عصر، مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی خانپور، مولانا شاہ محمد خاں ترابی ڈیرہ غازیخاں مولانا محمد اسمٰعیل صاحب اوکاڑہ شریف مولانا عبدالصبور صاحب رحیم یارخان۔

۲۴ر محرّم شب بعد عشاء ملتان شہر دارالحدیث مدرسہ قاسم العلوم۔ قاری نورالحق قریشی، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا شاہ محمد خان ترابی۔ مولانا محمد اسمٰعیل، مولانا عبدالصبور۔

۲۵ر محرّم بروز جمعہ مسجد ارائیاں تحصیل لودھراں ضلع ملتان ۱۱ر بجے تا عصر۔ مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی، مولانا محمد اسمٰعیل صاحب، مولانا عبدالصبور، مولانا منظور الحق رحمانی

باگڑ سرگانہ تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان

۲۰ر محرّم بمطابق ۲ر فروری بروز اتوار قاری نورالحق قریشی، مولانا شاہ محمد خان ترابی مولانا عبدالخالق،

بعد نماز عشاء سرائے سدھو

ان مقامات پر صوبہ پنجاب کے ناظمِ اعلیٰ مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب، بشرطِ صحت شرکت کریں گے۔

زلزلہ زدہ افراد
کیلئے
کراچی سے وفد
کی روانگی

جمعیۃ علماءِ اسلام کراچی ڈویژن کا ایک وفد ۹۲ ہزار روپے کی مالیّت کا سامان اور نقدی لیکر سوات اور ہزارہ کے متاثرین زلزلہ کی امداد کے لیے روانہ ہو گیا۔ وفد کو بلدیہ ٹاؤن مہاجر کیمپ سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم نے رخصت کیا۔ وفد میں مولانا غلام صمدانی، صوفی عبدالحنان ڈاکٹر شریف حسین، مولانا عبدالمتین اور محمد حسین شامل ہیں۔ یہ وفد، اپنے ساتھ سِلے اور غیر سِلے کپڑے، کمبل، لحاف، ملیشیا، فلالین، کھانے پینے کا سامان اور ادویات لیکر گیا ہے۔

ادارے کو خط لکھتے وقت تاریخ لکھنا مت بھولیے!

نتیجہ امتحان سالانہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

کل نمبر ۶۰۰ کامیاب درجہ علیا ۳۶۰ یا اس سے زائد ——

کامیاب درجہ وسطیٰ ۳۰۰ یا اس سے زائد ——

کامیاب درجہ ادنیٰ ۲۴۰ یا اس سے زائد ——

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ٥ اس سال وفاق المدارس العربیہ سے ملحق چودہ مدارس فوقانیہ کے ۳۷۹ طلباء نے سالانہ امتحان، دورۂ حدیث شریف منعقدہ شعبان ۱۳۹۴ھ میں شرکت کی جن میں سے ۵ طلباء نے صحیح بخاری کا ضمنی امتحان دے کر کامیابی حاصل کر لی اور باقی ۳۷۴ طلباء نے پوری درس کتب حدیث کا امتحان دیا ان میں سے ۱۰۹ طلباء درجہ علیا میں کامیاب ہوئے۔ ۱۳۶ طلباء درجۂ وسطیٰ میں اور ۶۲ طلباء درجۂ ادنیٰ میں کامیاب ہوئے اور ۱۵ طلباء اگرچہ مجموعی طور پر کامیاب ہیں، مگر ۴ طلباء کو صحیح بخاری کا اور ۱۱ طلباء کو جامع ترمذی کا امتحان آئندہ سال پاس کرنے کے بعد سند فراغت دی جائے گی۔

۵۲ طلباء امتحان میں ناکام ہوئے۔ نتیجہ ۸۶٪ فی صد رہا۔ مدرسہ دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی ضلع پشاور کے مولوی قاری **محمد اسلم** صاحب ولد محمد عثمان۔ ساکن پشین کوئٹہ۔ رول نمبر ۲۵۵، ۶۰۰ میں سے ۵۰۰ نمبر حاصل کر کے اول نمبر کامیاب ہوئے۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی نمبر ۵ کے مولوی **مُحمّد یحییٰ** ولد محمد یونس کراچی۔ رول نمبر ۲۸۲، ۴۸۹ نمبر حاصل کر کے دوم نمبر کامیاب ہوئے۔ —— مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے مولوی **امیر محمد جان** ولد شیر مست خان۔ ساکن ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان۔ رول نمبر ۴۸، ۴۵۴ نمبر حاصل کر کے سوم نمبر کامیاب ہوئے۔ **فللہ الحمد**

(مولانا مفتی) محمود

—— ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

نمبر شمار	نام مدرسہ	تعداد طلباء	کامیاب			ضمنی بخاری	ضمنی ترمذی	ناکام	نتیجہ
			درجہ علیا	وُسطےٰ	ادنیٰ				
۱	دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک	۱۳۱	۴۱	۵۱	۲۱	۱	۵	۱۲	۹۱٪ فی صد۔
۲	دارالعلوم عربیہ ٹل	۱۵	۴	۷	۲	۱	×	۱	۹۳٪ فی صد۔
۳	حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل	۱۶	۲	۵	۳	×	۱	۵	۶۹٪ فی صد۔
۴	انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ	۱۸	×	۶	۸	×	×	۴	۷۸٪ فی صد۔
۵	دارالعلوم سرحد پشاور	۲۵	۷	۱۱	۳	×	×	۴	۸۴٪ فی صد۔
۶	معراج العلوم بنوں۔	۳۴	۱	۴	۱۱	×	۱	۱۷	۵۰٪ فی صد۔
۷	دارالعلوم نعمانیہ اتمانزئی	۱۴	۵	۵	۱	×	×	۳	۷۹٪ فی صد۔
۸	مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی ۵	۳۹	۳۱	۷	۱	×	×	×	۱۰۰٪ فی صد۔
۹	جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵	۱۸	۹	۴	۴	×	×	۱	۹۶٪ فی صد۔
۱۰	مدرسہ خیر المدارس ملتان	۴۷	۵	۲۴	۸	۲	۴	۴	۹۱٪ فی صد۔
۱۱	دارالعلوم ربانیہ لبتی ریاض المسلمین	۳	×	×	۳	×	×	×	۱۰۰٪ فی صد۔
۱۲	مدرسہ اشرف المدارس لائل پور	۳	×	۲	×	×	×	۱	۶۷٪ فی صد۔
۱۳	مدرسہ قاسم العلوم ملتان	۸	۵	۲	۱	×	×	×	۱۰۰٪ فی صد۔
۱۴	مدرسہ دارالعلوم کبیر والا	۸	۷	۱	×	×	×	×	۱۰۰٪ فی صد۔

نتائج کی تفصیلی فہرست

مدرسہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

رول نمبر	نام طالبِ علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ	رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱	عبدالمالک	گل علم	۳۵۳	وسطی	۲۹	عبدالواسع	عبدالعزیز	۲۴۳	ضمنی ترمذی
۲	سید عبدالجلال	سید عبدالرحمان	۴۱۸	علیا	۳۰	محمد صادق	عبدالعزیز خان	۴۱۳	علیا
۳	محب اللہ	عبدالحمید	۳۸۵	″	۳۲	احسان الحق	عبدالعلی	۴۰۰	″
۴	نیاز محمد	ملک صبر خان	۲۸۹	ادنی	۳۳	محمد رسول	ملا محمد عثمان	۳۲۰	وسطی
۵	غلام محمد	خان زادہ	۳۶۹	علیا	۳۴	سلطان محمود	محمد علی جاں	۳۲۹	″
۶	نیاز محمد	شیر محمد	۳۶۴	″	۳۵	خلیم خان	امین خون	۳۵۴	″
۷	حافظ عبدالکریم	علی محمد	۳۶۶	″	۳۶	حبیب اللہ	اولام خان	۴۱۴	علیا
۸	طالب محمد	عید ملوک	۲۴۷	ادنی	۳۷	عبداللہ جان	پاندی خان	۳۶۱	″
۹	عبدالرحمٰن	گل زمان	۳۲۰	وسطی	۳۸	عبدالمجید	محمد امیر خان	۳۳۷	وسطی
۱۱	سلطان شمشیر	فقیر اللہ	۳۶۱	علیا	۳۹	عبدالحیّ	عبدالستار	۳۰۵	″
۱۲	میاں محمد عبدالکریم	محمد جان	۳۲۱	وسطی	۴۱	محمد زمان	حبیب اللہ جان	۲۹۲	ادنی
۱۳	محمد خلیل اللہ	حبیب الرحمٰن	۳۸۰	علیا	۴۲	کفایت اللہ	مغفور اللہ	۳۵۹	وسطی
۱۴	گل محمد	جمعہ گل	۳۱۴	وسطی	۴۳	حسین احمد	عبدالرزاق	۲۵۲	ادنی
۱۵	محبرا خان	بہادر شیر	۳۳۰	″	۴۴	بهره مند	میرزا	۲۶۵	ضمنی ترمذی
۱۶	شیخ احمد	محمد الیاس	۲۶۳	ادنی	۴۵	محمد اعظم خان	آبا خان	۲۹۰	″
۱۷	احسان الحق	فضل الرحمٰن	۲۷۹	″	۴۶	محب الرحمٰن	سونہ خاں	۳۳۵	وسطی
۱۸	عبدالحکیم	جلندر	۳۶۰	علیا	۴۷	عبدالودود	عبداللہ	۳۲۶	″
۱۹	محمد گوہر شاہ	حکیم عبدالحق	۳۹۶	″	۴۸	امیر محمد خان	شیر ست خان	۴۵۴	علیا سوم
۲۰	عبدالسلام	خان گل	۳۸۷	″	۴۹	فضل اللہ	مصباح اللہ	۴۲۳	علیا
۲۲	جلال الدین	عبدالکریم	۲۵۲	ضمنی ترمذی	۵۰	عنایت الرحمٰن	مولانا عبدالواحد	۳۶۳	″
۲۳	حبیب الرحمان	سید رسول	۳۰۳	ضمنی بخاری	۵۱	نو دوز خان	ملک میر سدی خان	۳۶۰	″
۲۵	عبدالجلیل	محمد یعقوب	۳۶۸	علیا	۵۲	گل زمان خان	بادشاہ گل	۳۳۰	وسطی
۲۶	محمد سعید	عبدالرحمٰن	۲۷۸	ادنی	۵۳	سخی بادشاہ	شیر بادشاہ	۴۲۷	علیا
۲۷	سمیع الحق	عبدالرشید	۳۰۹	وسطی	۵۴	حضرت محمد	حاجی گل محمد	۳۹۰	″
۲۸	محمد یعقوب	خان جی	۳۴۷	″	۵۵	محمد ایوب	غلام رسول	۳۸۲	″

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ	رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصلکردہ نمبر	درجہ
٥٦	محمد شیر زمین	محمد عالم	٣٢٩	وسطی	٩٤	سید آغا جان	ذر کلیم	٣٤٠	وسطی
٥٧	خیر البشر	حامد	٣٤٦	″	٩٥	فیض اللہ	میرا حمد خان	٣٤١	″
٥٨	فتح الرحمٰن	محمد الرحمٰن	٣٢٢	″	٩٦	گل محمد	رحمت اللہ	٣٥٣	″
٦٢	عبد الرحمٰن	غلام نبی	٣٨٠	علیا	٩٧	میرا جان	ہیبت خان	٣٤١	″
٦٣	محمد سلطان	امین خون	٣٢٩	وسطی	٩٨	ہدایت اللہ	اصل خان	٣٧١	″
٦٤	محمد علی	سعید الرحمٰن	٢٩٣	ادنی	٩٩	محمد روشن	عبد الواحد	٣٥٢	″
٦٥	نور رحیم	محمد جمال	٢٥٧	″	١٠٠	عبد الغفور	عبد الکریم اخون	٣٧٢	علیا
٦٦	ثمر گل	شائستہ خان	٣٧٩	علیا	١٠١	عبد الحلیم	گلاب ہمیش	٣٠٧	وسطی
٦٧	محمد قاسم	گل حسن شاہ	٣٩٩	″	١٠٣	محمد جان	اسماعیل خان	٣١٩	″
٦٨	سعید بادشاہ	مہربان شاہ	٣٢٢	وسطی	١٠٢	عمر خان	نظیم خان	٣٣٠	″
٦٩	نور عثمان	دلبر جان	٣٨١	علیا	١٠٤	حبیب اللہ	رحمت اللہ	٢١٢	ادنی
٧٠	حافظ عبد الوارث	غازی میرجان	٣٢٥	وسطی	١٠٧	گل رنگ	حاجی حیدر	٢٩٨	″
٧١	عبد الحلیم	بشیر اللہ	٣٢٢	″	١٠٨	دین محمد	نظر محمد	٢٦٧	علیا
٧٢	نور محمد	عبد الرحیم	٣٦٥	علیا	١٠٩	عبد البصیر	محمد صدیق	٣٠٠	″
٧٣	عبد الرزاق	عبد الحق	٤٠٥	″	١١٠	عاشق احمد	کریم خان	٣١٩	وسطی
٧٤	کامل محمد	لعل محمد	٣٧٠	″	١١١	شیر احمد	عبد الحلال	٣٤٥	″
٧٥	گل جمال	نور محمد	٢٨٩	ادنی	١١٢	احمد شاہ	محمد عبد اللہ	٣٠٩	″
٧٦	غلام عثمان	غلام نبی	٣٠٥	وسطی	١١٣	غوث الرحمن	حمیم جان	٢٧٢	ادنی
٧٩	ولی بہادر	شیر بہادر	٢٦٨	ادنی	١١٤	فیض الحق	محمد گل	٣٤٩	وسطی
٨٠	تاج ولی خان	عمرا خان	٢٤٨	″	١١٥	سید الودود	عبد النبی	٣٤٤	″
٨١	محمد سلیمان	خورص	٣٠١	وسطی	١١٧	حبیب الرحیم	عبد الحبیب	٢٤١	ادنی
٨٢	فضل الرحمٰن	محمد افضل	٣٢١	″	١١٨	نظر محمد	محمد خان	٣١٢	وسطی
٨٣	فضل قہار	عبد القہار	٣٦٢	علیا	١١٩	محمد کمال	غلام سرور	٣١٤	″
٨٤	حبیب الرسول	سیّد رسول	٢٨٥	ادنی	١٢٠	سید علی شاہ	فضل کریم	٣٩٨	علیا
٨٥	محمد فاضل	محمد غلام	٣١٢	وسطی	١٢١	جمیل اللہ	عزیز اللہ	٣٤٤	وسطی
٨٦	حبیب اللہ	عبد الحنان	٢٩٢	ضمنی ترمذی	١٢٢	سید محمد سعید ہاشمی	مولوی شیخ احمد	٣٩٣	علیا
٨٧	محمد رسول	محمد ایوب	٣١٧	وسطی	١٢٣	عبد اللہ	عبد الحق	٣٩٤	″
٨٨	وحید اللہ	امان اللہ	٤٥١	علیا	١٢٤	شمس الدین	عبد الصمد	٢٧٦	ادنی
٨٩	نور باقی جان	دادو گل	٣١٤	وسطی	١٢٥	نجیب احمد	مولانا عبد الخالق	٣١١	وسطی
٩٠	عبد المالک شاہ	محمد عظیم	٣٨٢	علیا	١٢٦	فضل احمد	خیر اللہ	٣٤٥	″
٩١	محمد اکرم	محمد امین	٣٢١	وسطی	١٢٧	لباب گل	آفتاب الدین	٥٤	کامیاب
٩٢	عبد البصیر	پیلاد خان	٣١٩	″	١٢٨	محمد شفیق	حاجی محمد سلیم	٣٧٠	علیا
٩٣	عبد الولی	حاجی دھو	٣٤١	″	١٢٩	محمد حسین ناصر	میاں محمد شفیق	٣٣٩	وسطی

اربابِ دانش

تاثرات

احساسات —— ۰

پیغامات —— ۰

مکرمی اکرام القادری صاحب

سلام مسنون۔ میں آپ کی دو باتوں کا بہت شکر گزار ہوں کہ ترجمانِ اسلام کو نئی تحریر اور حسین ترتیب اور مؤثر عنوانات دیئے پر آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ جس وقت سے ادارہ آپ کے ہاتھ میں آیا ہے اسی وقت سے میں نے ترجمانِ اسلام کا مطالعہ اپنا معمول بنایا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ میں نے قصدِ جازم کیا ہے کہ بحسبِ توفیق ترجمان اور اس کے ادارہ کا ہر ممکن تعاون کرونگا۔

دوسری یہ کہ آپ نے بے نواز صاحب کی نظم ترجمان میں شائع کر کے فراخدلی کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے کہ یہ بے نوا صاحب ہماری پسماندہ اور بے تعلیم علاقے کے مخصوص فورٹ سنڈیمن کے ایک مفکر اور سیاسی مبصر ہیں۔ میں تمنا کرتا ہوں کہ آپ آئندہ بھی ان کے جذبات کی قدر کریں گے۔

تاکہ ہمارے علاقہ کی جہالت کچھ دور ہو جائے۔ میری دعا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ کامیاب کرے۔

منجانب، عثمان عتی۔

متعلم مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد
شیرانوالا باغ۔ گوجرانوالا

محترم و مکرم جناب اکرام القادری صاحب!

مدیر ترجمانِ اسلام لاہور

سلام مسنون۔ کل پاکستان جمعیۃ علماءِ اسلام" کے ہفت روزہ مجلہ" ترجمانِ اسلام کے نئی زندگی پر تمام مجلسِ ادارت بالخصوص آپ کو اور طالب علم بھائی جناب سید مطلوب علی زیدی صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جمعیۃ علماءِ اسلام ایسی عظیم جماعت کی نظریاتی ترجمانی کا کماحقہٗ حق ادا کرنے کی جو کوشش و سعی آپ نے فرمائی ہے، وہ یقیناً قابلِ صد آفرین ہے۔

میری عرض ہے کہ اگر کبھی کبھی ابوحنیفۂ زمان شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ سے یہ درخواست کی جائے کہ وہ اپنے جواہر پاروں سے ترجمانِ اسلام کو مزین کریں تو یقیناً، ترجمانِ اسلام ملک کی دینی و علمی صحافت میں بہت جلد بلند مقام حاصل کریگا۔

آخر میں میری دعا ہے کہ ربّ العزّت آپ کو اور ترجمانِ اسلام کو دن دگنی رات چوگنی ترقی نصیب فرماویں۔ فقط

والسلام

عزیز الرحمٰن بنوی متعلم دار العلوم حقانیہ
اکوڑہ خٹک۔ ضلع پشاور)

محترم برادرم اکرام القادری و ناظم مولانا محمد اکبر صاحب

سلام مسنون۔ ترجمانِ اسلام کے پانچ شمارے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ اداریے پُر مغز اور مضامین بہت اچھے ہیں، سیاسی اور مذہبی اصولوں کے عین مطابق پائے۔ اور ساتھیوں نے بھی پسند کیے ہیں۔ گزارش ہے کہ ہر شہر میں ایجنٹ اور محنتی ساتھی تلاش کر کے ترجمان کو پھیلایا جائے۔ خداوندِ کریم آپ دوستوں کی محنت سے جماعت کے پیغام گھر گھر ہر مسلمان تک پہنچانے میں کامیاب فرماوے۔

ادارے کے تمام دوستوں۔ ڈاکٹر احمد حسین کمال۔ مولانا سعید احمد رائے پوری سید مطلوب علی زیدی اور جناب عمیر الہاشمی کو مبارک باد ہو۔

والسلام

شیخ دوست محمد زرگر، ناظم نشر و اشاعت
جمعیۃ، شہر ڈیرہ اسماعیل خان۔

برادرِ محترم جناب اکرام القادری صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

خیریت مطلوب موجود جو کے بعد معروض ہوں۔

ترجمان کی نئی قیادت اور نئی اشاعت قابلِ صد تحسین ہے۔ اللہ تعالیٰ مزید توفیق عنایت فرماوے۔ تحریک ختم نبوّت نمبر ضرور ہونا چاہیئے۔ اور جماعت کے ورکروں کی قربانیاں گرفتاریاں مقدمات کا ذکر ضرور ہونا چاہیئے جماعت کے واسطے تحریکوں میں کیا ہوا کام سنگِ میل ثابت ہوتا ہے۔

والسلام

جلال الدین۔ ناظم عمومی
جمعیۃ علماءِ اسلام۔ ضلع سرگودھا۔

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۳۰	جہانزیب	غلام رسول	۶۱	کامیاب
۱۳۱	حبیب الرحمٰن	غلام ربانی	۶۰	״
۳۹۱	ولی محمد	مولوی صالح محمد	۶۰	״

دار العلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۳۲	فضل الرزاق	عبد القادر	۳۶۵	علیا
۱۳۳	عبد الخالق	صورت خان	۳۶۷	״
۱۳۴	حضرت نور	محمد مدیر	۳۷۵	״
۱۳۵	گل خان	قابل محمد	۳۹۳	״
۱۳۷	رشید نور	مولوی گل نور	۴۰۳	״
۱۳۸	شفیق اللہ	مولوی جان محمد	۳۱۰	وسطی
۱۳۹	حمد اللہ	امیر محمد	۳۱۹	״
۱۴۰	شیر جان	عبد اللہ جان	۳۱۶	״
۱۴۱	سلطان محمد	محمد شریف	۳۴۷	״
۱۴۲	میوہ احمد	خان بادشاہ	۳۴۵	״
۱۴۳	فضل الرحیم	محمد سالم خان	۲۴۶	ضمنی بخاری
۱۴۴	لعل گل	سید اکبر خان	۲۸۹	״
۱۴۵	اول جان	پیاوَ جان	۳۳۷	وسطی
۱۴۶	فضل القدیم	عبد العزیز	۲۸۱	ادنی

مدرسہ حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل ضلع پشاور

۱۴۷	محمد ظاہر شاہ	عبد الحنان	۳۴۰	وسطی
۱۴۸	نور الرحمٰن	عبد اللہ	۴۱۹	علیا
۱۴۹	محمد آپاز	حاجی شموزے	۳۲۸	وسطی
۱۵۱	غلام حیدر	محمد باز	۲۵۵	ادنی
۱۵۲	سیف الحنان	عبد الحنان	۲۴۰	״
۱۵۳	میر زمان	انور خاں	۳۶۶	علیا

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۵۵	احمد	عبد الہادی	۳۳۲	وسطی
۱۵۹	محمد قاسم	تحسین	۲۵۶	ادنی
۱۶۰	نقیب احمد	ولی محمد	۳۳۲	وسطی
۱۶۲	بہادر شاہ	ہمایوں شاہ	۲۷۰	ضمنی ترمذی
۱۶۳	محمد عالم	افریدے	۳۱۹	وسطی

دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ

۱۶۴	عبد الحکیم	خان بادشاہ	۳۴۶	وسطی
۱۶۵	امان اللہ	حمید اللہ	۳۱۸	״
۱۶۷	رحیم اللہ	گل حماد	۲۴۳	ادنی
۱۶۸	محمد سلیم	نظر خان	۲۸۰	״
۱۷۰	رشید احمد	سعد اللہ خاں	۲۹۴	״
۱۷۱	سخی سرجان	حسن شاہ	۳۱۱	وسطی
۱۷۲	عبد المتین	حاجی باز محمد	۲۷۷	״
۱۷۳	عبد الرؤف	گلاب شاہ	۲۶۴	״
۱۷۵	کمال الدین	مولوی اکبر شاہ	۲۹۲	״
۱۷۶	عزت اللہ	عصمت اللہ	۳۰۷	وسطی
۱۷۷	صدیق اللہ	فیض اللہ	۳۱۸	״
۱۷۸	محمد حسین	جلال الدین	۲۴۹	ادنی
۱۸۱	کمال محمد	لعل محمد	۳۱۰	وسطی

دار العلوم سرحدیہ پشاور

۱۸۳	مؤمن خان	دوا جان	۳۱۵	وسطی
۱۸۴	محمد عارف	شریف اللہ	۳۰۵	״
۱۸۵	سید محمد الیاس بنوری	سید محمد صدیق بنوی	۲۶۴	ادنی
۱۸۶	فراش الدین	محمد بادشاہ	۴۰۳	علیا
۱۸۸	امان اللہ	نور الحق	۳۳۸	وسطی
۱۸۹	نور محمد	گل محمد	۳۰۸	״
۱۹۰	نور محمد	حبیب الرحمن	۴۱۶	علیا

مدرسہ دار العلوم سرحد پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۱۹۱	حافظ مکرم	محمد اکرم	۳۰۲	وسطی
۱۹۲	سیّد غفور	عبد الغفور	۳۲۳	〃
۱۹۳	انوار الحق	میر ضمیر	۳۳۵	〃
۱۹۴	عبد الفتاح	عبد الکریم	۳۰۴	〃
۱۹۵	عبد الحق	صفگامہ	۳۳۰	〃
۱۹۶	شفیع الدین	عبد المجید	۳۹۲	علیا
۱۹۷	مطیع الرسول	غلام رسول	۴۳۹	〃
۱۹۸	محمد حسن شاہ	مستقیم شاہ	۳۳۵	وسطی
۱۹۹	عطاء الرحمٰن	عبیب الرحمٰن	۳۲۸	〃
۲۰۰	فیض محمد	نظیر محمد	۳۶۲	علیا
۲۰۱	عبد الجیز	ملا وزیر عالم	۳۶۶	〃
۲۰۳	عید محمد	علی محمد	۳۸۲	〃
۲۰۴	عبد المنان	بوری محمد	۲۶۲	ادنی
۲۰۵	نور محمد	باس خان	۲۹۱	〃

مدرسہ معراج العلوم بنوں

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۱۳	عبد الغفور	میر سردار	۲۶۹	وسطی
۲۱۵	حافظ عبد الرزاق	حاجی محمد سعید	۳۳۸	〃
۲۱۶	محمد علی شاہ	غلام علی شاہ	۳۰۶	〃
۲۲۰	آواز گل	خان گل	۲۴۰	ادنی
۲۲۲	فیض محمد	گلا جان	۲۸۸	〃
۲۲۳	گل جہان شاہ	صاحب شاہ	۲۴۵	〃
۲۲۶	صاحب الرحمۃ	مولانا عمر جان	۲۸۴	〃
۲۲۷	شمال الدین	زین الدین	۲۴۴	ضمنی ترمذی
۲۲۸	عبد السلام	مولانا محمد حلیم صاحب	۳۳۱	وسطی
۲۲۹	عبد المؤمن	مولانا محمد حلیم صاحب	۳۷۵	علیا
۲۳۳	محمد نواز	محمد سلیم	۲۷۲	ادنی
۲۳۵	میر اطلس خان	عمر جان	۳۱۶	وسطی
۲۳۶	عبد القیوم	غلام اکبر	۲۴۵	ادنی
۲۳۷	معروف شاہ	سلطان احمد	۲۶۲	ادنی
۲۳۸	علی شیر خان	شاہ زمان شاہ	۲۴۰	〃
۲۳۹	محمد غفران	محمد نظیف	۲۸۹	〃

مدرسہ دار العلوم نعمانیہ اتمانزئی ضلع پشاور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۴۲	سید محمد	میرا خان	۳۴۴	وسطی
۲۴۳	محمد نور دز	محمد شیر	۳۲۹	〃
۲۴۴	محمد الیاس	عبد اللطیف	۳۶۰	علیا
۲۴۶	سراج الحق	دلبر خان	۳۱۴	وسطی
۲۴۷	سید بہادر	صدر	۴۱۲	علیا
۲۵۰	کمال زے	مولوی مقرب	۳۲۷	وسطی
۲۵۱	فدا محمد	مولوی محمد	۳۰۵	〃
۲۵۳	عبد القدیر	میاں نور احمد خان	۲۴۰	أدنی
۲۵۴	عبد الرحمٰن	محمد کریم	۳۶۴	علیا
۲۵۵	قاری محمد اسلم کاکڑ حقانی	محمد عثمان	۵۰۰	علیا اول
۲۵۷	بحر الدین	حمد اللہ	۴۲۱	علیا

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاون کراچی ۵

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۵۸	محمد شفیع	سیف الرحمٰن	۴۲۸	علیا
۲۵۹	عبد السلام	حاجی عبد الستار	۴۳۰	علیا
۲۶۰	حافظ محمد	محمد نبی	۴۱۸	〃
۲۶۱	محمد ابراہیم خلیل	غلام اللہ	۴۱۲	〃
۲۶۲	حسین علی	عبد الستار	۳۵۶	وسطی
۲۶۳	غلام حبیب	پلیندہ خان	۳۳۴	〃
۲۶۴	فیض الباری	سیف الرحمٰن	۳۷۹	علیا
۲۶۵	محمد خواجہ دین	سید اسرار الدین	۳۶۶	〃
۲۶۶	محمد انور	محبوب الٰہی	۳۹۳	〃
۲۶۷	محمد امیر علوی	محمد کبیر	۴۴۷	〃
۲۶۸	محمد سعید	کالا خان	۴۱۴	〃
۲۶۹	مفتاح اللہ	عبد الجلیل	۳۱۰	وسطی

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۲۷۰	شبیر حامد	میر محمد	۴۵۳	علیا
۲۷۱	عبدالبصیر	عالم غوث	۳۶۷	″
۲۷۲	محمد عبدالحیٔ کاکا	عبدالحیٔ	۳۹۴	″
۲۷۳	امان اللہ	نعمت اللہ	۴۱۵	″
۲۷۴	راحت گل	حاجی علی زرگل	۳۷۹	″
۲۷۵	محمد جنید اللہ	عبدالحمید	۳۷۸	″
۲۷۶	محمد کریم	محمد ابراہیم	۳۴۹	وسطی
۲۷۷	محمد الیاس	بادانی	۴۱۱	علیا
۲۷۸	محمد عبدالرحمٰن	سیف الرحمٰن	۳۱۲	وسطی
۲۷۹	خدابخش	محمد نواز	۳۹۴	علیا
۲۸۰	نور عالم	سمندر خان	۳۸۳	″
۲۸۱	محمد نانا بھائی	ابراہیم افریقی	۴۳۱	″
۲۸۲	محمد یحییٰ مدنی	محمد یونس	۴۸۹	″ دوم
۲۸۳	شاہ زمان	محمد اسماعیل	۳۷۸	″
۲۸۴	عبدالجلیل	محمد صدیق	۳۲۷	وسطی
۲۸۵	محمد امداد الحق	محمد ارشد علی	۲۹۶	ادنی
۲۸۶	محمد صالح	مولانا نور محمد	۴۱۴	علیا
۲۸۷	محمد اقبال	حافظ ملک محمد	۳۶۹	″
۲۸۸	عبدالقدوس	حافظ عبدالرحیم	۳۹۱	″
۲۸۹	اختر محمد	جان محمد	۳۰۶	وسطی
۲۹۰	لعل محمد	فدا نظر	۴۱۸	علیا
۲۹۱	حسین احمد	فقیر محمد	۳۶۲	″
۲۹۳	محمد انعام الحق ندیم	الحاج ماسٹر محمد ابراہیم	۴۶۶	″
۲۹۴	محمد اسحاق ختنی	مولانا محمد ابراہیم ختنی	۴۳۱	″
۲۹۵	عبدالغنی	حاجی قادر بخش	۴۳۰	″
۲۹۶	محمد جمیل	عبدالسمیع	۳۸۷	″
۲۹۷	غلام محمد	دھنی بخش	۳۶۲	″

مدرسہ جامعہ فاروقیہ کراچی ۲۵

۲۹۹	محمد عبدالبر سکھر گاہی	مولانا محمد سکھر گاہی	۴۳۱	علیا
۳۰۰	نظام الدین طارق	حبیب الرحمٰن	۴۲۹	″
۳۰۱	محمد الیاس	محمد خطاب	۳۶۱	″

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۰۲	شمشیر خان	محمد شیر خان	۳۸۱	علیا
۳۰۳	محمد یٰسین	حاجی غلام حیدر	۳۸۳	″
۳۰۴	عبدالخالق	محمد جمال	۳۳۱	وسطی
۳۰۵	محمد رمضان تبسم	احمد بخش	۳۲۷	″
۳۰۶	عبدالرحیم انیس	محمد ریاست علی	۳۶۲	علیا
۳۰۷	عبدالخالق فرقانی	محمد افضل فرقانی	۲۷۵	ادنی
۳۰۸	عبدالعزیز خالقی	عبدالخالق خالقی	۳۷۲	علیا
۳۰۹	عزیز اللہ یاری	محمد عزیز اللہ یاری	۴۲۰	″
۳۱۰	عبدالحیٔ	قاری محمد عثمان	۳۴۸	وسطی
۳۱۲	محمد عزت اللہ	امیر محمد	۲۴۰	ادنی
۳۱۳	سعید الرحمٰن	عبدالمنان	۴۴۷	علیا
۳۱۴	احمد گل	بادام گل	۲۴۸	ادنی
۳۱۵	سید اکبر	میر حیدر	۳۷۹	علیا
۳۱۶	حیدر علی	محمد حسین	۲۷۶	ادنی

مدرسہ خیرالمدارس ملتان شہر

۳۱۸	غلام مرسلین	عطا محمد	۲۵۰	ضمنی ترمذی
۳۱۹	عطاء اللہ	کریم بخش	۲۴۰	″
۳۲۱	محمد یٰسین	امام الدین	۳۲۰	وسطی
۳۲۲	عبدالحکیم	محمد دین	۳۳۲	″
۳۲۳	سمیع اللہ	محمد گل	۲۹۵	ادنی
۳۲۴	غلام الرحمٰن	مولوی امیر خان	۳۷۵	علیا
۳۲۵	یار محمد	مولوی نور محمد	۳۳۲	وسطی
۳۲۶	عبدالحکیم	مولوی غلام محمد	۳۴۰	″
۳۲۷	عبید اللہ	قاری رحیم بخش	۳۴۷	″
۳۲۸	محمد عبداللہ	غلام محمد	۳۳۵	″
۳۲۹	حافظ محمد یوسف ضیا	عبدالغنی	۲۴۱	ضمنی بخاری
۳۳۰	محمد امین	محبوب الرحمٰن	۲۹۵	″
۳۳۲	بشیر احمد	محمد گل	۳۳۲	وسطی
۳۳۳	بشیر احمد زاہد	مولوی عطار محمد	۳۹۹	علیا
۳۳۴	عبدالرحمٰن	امیر الدین	۳۱۴	وسطی
۳۳۵	رحمت اللہ قریشی	حاجی حامد	۳۲۶	″

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصلکردہ نمبر	درجہ
۳۳۶	عبدالستار	جان محمد	۴۴۵	علیا
۳۳۷	محمد رمضان	حامد علی	۳۳۲	وسطی
۳۳۸	محمد انور	فتح محمد	۳۳۹	〃
۳۴۰	محمد خالد	حافظ عبدالرحمٰن	۳۵۶	〃
۳۴۱	رحیم بخش	ملک جمعہ	۳۷۶	علیا
۳۴۲	محمد ابراہیم	محمد حامد	۳۶۰	〃
۳۴۳	غلام محمد	عبدالکریم	۲۷۹	ادنی
۳۴۴	نذر الرحمٰن	سلطان احمد	۳۱۱	وسطی
۳۴۵	عبدالمالک	شاہ ابوالقاسم	۲۹۰	ادنی
۳۴۶	منظور حامد	شمس الدین قریشی	۳۳۳	وسطی
۳۴۷	فضل الرحمٰن	محبت خان	۳۲۶	〃
۳۴۸	محمد صدیق	جہاندار	۳۱۷	〃
۳۴۹	حافظ عبدالرحمٰن	حافظ فضل الٰہی	۳۵۴	〃
۳۵۰	محمد یٰسین	علیم الدین	۳۳۷	〃
۳۵۱	قاضی منظور احمد	قاضی غلام محمد	۳۳۸	〃
۳۵۲	حافظ محمد اشرف رحمانی	بشیر احمد	۲۹۶	ادنی
۳۵۳	مختار اللطیف	مولوی شہاب الدین	۳۱۳	وسطی
۳۵۴	بشیر احمد	خدا بخش	۲۷۱	ضمنی بخاری
۳۵۵	حافظ ظہور احمد سالک	حافظ محمد بخش	۳۴۵	وسطی
۳۵۶	محمد اعظم کشمیری	مولوی گلاب دین	۲۵۴	ادنی
۳۵۷	محمد اکرم	حاجی محمد	۲۶۱	ضمنی ترمذی
۳۶۰	محمد رفیق	حافظ عاشق محمد	۳۳۸	وسطی
۳۶۱	حافظ عنایت اللہ شاکر	حافظ فضل اللہ	۳۰۹	〃
۳۶۳	محمد صدیق	مولوی عطار محمد	۲۸۳	〃
۳۶۴	حافظ غلام فرید	خان محمد	۲۶۴	ضمنی ترمذی
۳۶۵	محمد یٰسین شاہ	ریاست علی	۳۱۰	وسطی
۳۶۶	غلام یٰسین	محمد یعقوب	۲۸۳	ادنی

دارالعلوم ربانیہ بستی ریاض المسلمین ضلع لائل پور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصلکردہ نمبر	درجہ
۳۷۱	محمد سرور	خوشی محمد	۲۹۹	ادنی
۳۷۲	محمد شفیق	شیر محمد	۲۸۴	〃
۳۹۲	بشیر احمد	عبدالرحمٰن	۲۹۵	〃

مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۷۳	سیف اللہ	محمد صدیق	۳۱۵	وسطی
۳۷۴	محمد اسلم	شیر محمد	۳۴۷	〃

مدرسہ قاسم العلوم ملتان

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۷۶	محمد حسین	غلام حسن خان	۳۴۱	وسطی
۳۷۷	خلیل احمد	اللہ ڈوایا	۳۷۴	علیا
۳۷۸	اختر محمد	ملا اجمیر	۳۹۲	〃
۳۷۹	محمد عبدالواحد ندیم	مفتی محمد عبدالقدوس	۳۸۵	〃
۳۸۰	محمد عبدالواسع عتیقی	مفتی محمد عبدالقدوس	۳۳۵	وسطی
۳۸۱	عمر دین شاکر	زمان دین	۳۶۱	علیا
۳۸۲	محمد ایوب شاہ ہاشمی	المولوی امیر گلاب شاہ	[illegible]	〃
۳۸۳	فیض القیوم	محمد عبداللہ	۴۰	کامیاب

دارالعلوم کبیروالہ

رول نمبر	نام طالب علم	ولدیت	حاصل کردہ نمبر	درجہ
۳۸۵	محمد حسن	نذر محمد	۳۴۰	وسطی
۳۸۶	محمد قاسم	عطار محمد	۳۴۷	〃
۳۸۷	نذر محمد	محمد رمضان	۳۲۴	〃
۳۸۸	بلال احمد	محمد سلیمان	۳۴۴	〃
۳۸۹	بشیر احمد	ولی اللہ	۳۱۰	〃
۳۹۳	محمد شفیع	رحیم بخش	۳۱۵	〃
۳۹۴	عبدالصمد	عبدالواحد	۳۶۰	علیا
۳۹۵	مشتاق احمد	غلام حسن	۳۰۰	وسطی

التماس

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کی مجلس شوریٰ و مبلغین کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۵ء بروز اتوار ۱۰ بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر میں منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ اراکین شوریٰ و مبلغین سے **اپیل** ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر شکریہ کا موقع دیں۔

(مولانا) محمد یوسف
جنرل سیکرٹری جمعیۃ